

زمانہ رجعت کا نقشہ اور شیعوں کی حالت

زمانہ رجعت میں اللہ تعالیٰ ہر شیعہ کی خدمت کے لیے ایک فرشتہ مقرر کرے گا جو اس کے چہرے پر سے گرد و غبار کو صاف کرے گا اور جنت میں اس کے ٹھکانے کی سیر کرائے گا

کھانا پینا تو جنت سے آئے گا دودھ گھی اور پانی کے چشمے موجود ہوں گے پھر نہ جانے ان کے چہروں پر گرد و غبار کہاں سے آئے گا چہرہ پر مٹی کا سوال اب کوئی شیعہ ہی سمجھا سکتا ہے

انوار اعمانی جلد دوم ص ۸۷

کثیرۃ علی خیول بلق من نور لم یرکبھا أحد قبلنا، فیدفع النبی ﷺ علمہ وسیفہ الی القائم ﷺ فنسکت ما شاء اللہ؛ ویظهر اللہ تعالیٰ من مسجد الکوفۃ عیناً من دھن و عیناً من ماء و عیناً من لہب؛ فیدفع الیہ أمیر المؤمنین ﷺ سف، یسأل اللہ ﷻ یقبل قتلتہ بإذن اللہ تعالیٰ؛ ولم یبق أحد من الشیعۃ إلا أنزل اللہ سبحانه علیہ ملکاً یمسح الغبار عن وجہہ ویطلعہ علی مکانہ من الجنة؛ ولا یبقی ذو آفة وبلاء إلا عافاه

ورسولہ فیما وعدکم فیبعث أمیر المؤمنین ﷺ معهم سبعین رجلاً لیقتلوا عساکر البغیاء، ویرسل علیہم ملائکۃ من ملائکۃ اللہ فیطعن بلادنا، وأقتل أنا کلّ حیوان حرام اللحم ولم یبق شیء من الدواب الا یطعن بالسم، فیکف اللہ علیہ السم والنصاری وسائر اهل الأدیان الاسلام او القتل فمن استلم بحدیثی لم یقبل قتلتہ بإذن اللہ تعالیٰ؛ ولم یبق أحد من الشیعۃ إلا أنزل اللہ سبحانه علیہ ملکاً یمسح الغبار عن وجہہ ویطلعہ علی مکانہ من الجنة؛ ولا یبقی ذو آفة وبلاء إلا عافاه اللہ تعالیٰ ببرکۃ الأئمۃ ﷺ، وینزل اللہ بركات السماء إلی الأرض حتی أن الشجر لیحمل من الثمار حتی تنکسر أغصانہ، ویأکل الشیعۃ ثمار الشتاء فی الصيف وثمر الصيف فی الشتاء کما قال سبحانه: ﴿وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ لَمَسُّواْ أَثَرِ النَّوَافِلِ لَفَنَحْنَا عَلَیْهِمْ



زمانہ رجعت میں حضرات صحابہؓ کی حالت

پھر تین دن بعد شیعوں کا مہدی کنجر حکم دے گا کہ ابو بکر و عمرؓ کی قبریں کھود کر باہر نکالا جائے وہ باہر نکالے گا تو ان کے جسم تر تازہ ہوں گئے جیسے دنیا میں تھے پھر ان کے کفن اتارے گا پھر ایک خشک درخت پر انہیں لٹکائے گا پھر شیعوں کا مہدی کنجر حکم دے گا انہیں روزانہ ایک ہزار بار قتل کیا جائے پھر شیعوں کا مہدی کنجر انہیں شدید عذاب دے گا پھر یہ مہدی کنجر آگ کو حکم دے گا زمین سے نکلے گی اور انہیں جلا دے گی پھر ہوا کو حکم دے گا ان کی راکھ کو آڑا کر سمندر میں پھینک دے گی

جن جسموں کو ہزاروں برس تک مٹی میں پڑے رہنے کے باوجود محفوظ رکھا گیا کیونکہ اہل اللہ کے جسم کو مٹی خراب نہیں کر سکتی ان کے ساتھ وہ سلوک کیا جائے کہ انسانیت اور شرافت کھڑی ماتم کر رہی ہو مگر انوار نعمانیہ جلد دوم ص ۷۸، ۷۷

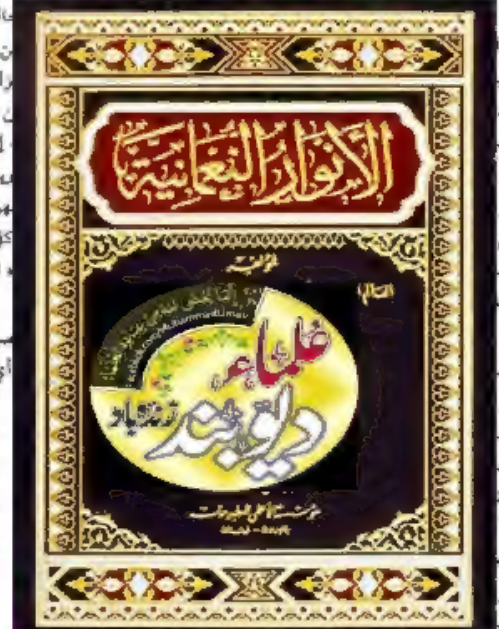
فیقول ومن معہ فی القبر؟ فیقولون صاحباء (مصحاباء غ) وضجیماہ أبو بکر وعمر فیقول ﷺ وهو أعلم الخلق من أبو بکر وعمر: وكيف دفنا من بین الخلق مع جدی رسول اللہ ﷺ وعسی أن یكون المدفون غیرہما؟ فیقول الناس یا مہدی آل محمد ما ہنا غیرہما إناہما دفنا معہ لاتیہما خلیفائہ وآباء زوجتیہ فیقول هل یعرفہما أحد فیقولون نعم نحن نعرفہم بالوصف، ثم یقول هل یشک أحد فی دفنہما ہنا؟ فیقولون لا، فیأمر بعد ثلاثة آیام ویحفر قبورہما ویخرجہما، فیخرجان طریقین کصورتہما فی الدنیا فیکشف عنہما اکفانہما ویأمر برفنہما علی دوحۃ یاہبۃ نخرة فیصلیہما علیہا، فتتحرك الشجرة وتورق وتفرع ویطول فرعہا، فیقول المرثیون من أهل ولائہما فیہم الحزن علی ما ینزل علیہما من عذاب اللہ فیقولون یا مہدی ما کنا نبرأ منہما وما کنا نعلم أن لہما عند اللہ الفضیلۃ فکیف وإراقة دماء آل محمد، وکل دم مؤمن وکل فرج نکح حراما وکل رباء اکل وکل غیث وفاحشۃ وظلم منذ عہد آدم إلی قیام قائمنا؟ کلّ ذلك یعدّہ علیہما ویلزمہما إلیاء وحقرفان بہ + ثم یأمر بہما فیکتص منہما فی فلک الوقت مظالم من حضر ثم یصلیہما علی الشجرة ویأمر ناراً تخرج من الأرض تحرقہما والشجرة ثم یأمر ریحاً فتسفہما فی الیم تسفاً.

قال المفضل یا سیدی هذا آخر عذابہما؟ قال ہیہات یا مفضل واللہ لیردن

یحیی وعلب عیسی وعذاب جرجیس ودانیال، وضرب سلمان الفارسی وإشعال

ولیحضرہ السید الأكبر محمد رسول اللہ ﷺ والصدیق الأعظم امیر المؤمنین وفاطمۃ والحسن والحسین والأئمۃ ﷺ وکل من محض الإیمان محضاً وکل من محض الکفر محضاً ولیفتنن منہما بجمیع المظالم ثم یأمر بہما فیتلان فی کل یوم ولیلۃ ألف قتلة ویردان إلی أشدّ العذاب، ثم یسیر المہدی إلی الکوفۃ فینزل ما بین الکوفۃ والنجف فی ستۃ وأربعین ألفاً من الجن، وثلاثمائة وثلاثة عشر من النقیاء فینالہا فی ذلک؟ من الرایات التي یول بشار الأمم ل رأت ولا أدن إن یقذہا نمر یظن أن ینالہا ہر فیہا الکذب کل مال الحرام المساکر حتی

سیح بصوت له
أي كنوز ليست



اسألوا من هذا الرجل من هو وماذا يريد؟ فيخرج بعض أصحاب الحسنی إلی عسكر المہدی فیقول أنہا المسكر الجلال، من أنت حیاك الله ومن صاحبك وماذا يريد؟

زمانہ رجعت کا نقشہ اور شیعوں کی حالت

جب امام مہدی (یعنی شیعوں کا بارہ امام جس کی ماں نرگس ہے) ظاہر ہو گا تو اللہ تعالیٰ ہر شیعہ کی قبر پر ایک فرشتہ بھیجے گا وہ کہے گا کہ امام ظاہر ہو گیا ہے اے شیعہ! اگر تو زندہ ہونا چاہتا ہے تو زندہ ہو کر امام کے پاس آ جا اور اگر چاہتا ہے تو قیامت تک جنت میں عیش کر اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ زمانہ رجعت میں مردہ شیعوں کا زندہ ہونا ان کی مرضی پر موقوف ہو گا البتہ فرشتہ بھیج کر اتمام حجت کر دیا جائے گا کہ کسی کو گلہ نہ رہے

انوار نعمانیہ جلد دوم ص ۹۲

ویكون كل الانبياء تحت ذلك العلم، ويكون الأئمة عموماً له في البلدان وحكاماً من تحت يده فبعد الله علانية بدون تفتة، ويعطى الله نسه من الملك ما والمقداد ومالك الأشتر فيكونون حكاماً من جانبه. وروي أنه إذا قام القائم بعث الله إلى كل قبر من قبور المؤمنين ملكاً يناديه هذا إمامك قد ظهر فإن أردت أن تحيى وتلحق به، وإن أردت أن تبقى في النعيم إلى يوم القيامة في مكانك. وعن أنظر إليهم قد قبلوا من جانب جهنم يعضون التراب من فوق وجوههم.

وفي الرواية أن يقوم مع القائم سبعون رجلاً منهم خمسة عشر رجلاً من قوم من المؤمنين كرومهم وولهم النور والحي والبر والهدى والهدى والهدى والهدى الكهف، ويوسف بن نون وصي موسى، وسليمان الفارسي وأبو دجانة الأنصاري والمقداد ومالك الأشتر فيكونون حكاماً من جانبه. وروي أنه إذا قام القائم بعث الله إلى كل قبر من قبور المؤمنين ملكاً يناديه هذا إمامك قد ظهر فإن أردت أن تحيى وتلحق به، وإن أردت أن تبقى في النعيم إلى يوم القيامة في مكانك. وعن الصادق عليه السلام أن النبي صلى الله عليه وآله إذا رجع ملك الدنيا خمسين ألف سنة وملكها أمير المؤمنين عليه السلام أربعة وأربعين ألف عام. وروي في تفسير قوله تعالى: ﴿إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأَاهُ إِنْ مَعَاذَ﴾ [القصص: ۸۵]، قال والله ما تنقضي الدنيا حتى



زمانہ رجعت کا نقشہ اور شیعوں کی حالت

زمین امام کے نور سے روشن ہو جائے گئی سورج چاند کی محتاج نہ ہو گئی شیعہ کی عمر ہزار سال ہو گئی اور اس کے ہاں ہر سال ایک لڑکا پیدا ہو گا یعنی کثرت آبادی کوئی پریشان کن مسئلہ نہ ہو گا خاندانی منصوبہ بندی کی ضرورت نہ ہو گئی البتہ مردوں کی کثرت ہو جائے گئی اور عورت ڈھونڈنے سے نہ ملے گئی خدا جانے جنسی داعیہ کی تسکین کی صورت کیا ہو گئی

انوار نعمانیہ جلد دوم ص ۸۵

يحتاج الناس إلى الشمس والقمر، ويعمر كل واحد من المؤمنين ألف سنة يولد له في كل سنة ذكر، ويبنى في ظهر الكوفة مسجداً ويعلق عليه ألف باب، ويجري من عند قبر الحسين عليه السلام نهراً إلى النجف يصب ماؤه في بحر النجف، وتبنى على ذلك النهر منى ليل، ويبنى على رأسه منى نزل فيه حنطة تمضي لتطعمه من غير كراه.

ایذا تھا لفاطمہ وماریہ، وبقفل مانع الزکاة وتنور الأرض بنوره، وترفع الظلمة ولا يحتاج الناس إلى الشمس والقمر، ويعمر كل واحد من المؤمنين ألف سنة يولد له في كل سنة ذكر، ويبنى في ظهر الكوفة مسجداً ويعلق عليه ألف باب، ويجري من عند

الحرقه حتى يحوّل كل يوم من أيامه معادل عشره من هذه الأيام ويهدم الحمية ويبنيها على أساس إبراهيم وإسماعيل عليه السلام ويهدم المسجد الحرام ومسجد رسول الله ﷺ ويصنعها على ما كانت عليه في زمن النبي ﷺ، ويرق مقام إبراهيم عليه السلام إلى موضعه الأول من موضعه الآن الذي وضعه فيه عمر، ويرفع البدع ويقيم السنن ويستغني الشيعة حتى لو أن الإنسان وضع زكاة ماله على عاتقه يحملها ليطلب الفقير له بعده لا يقبل من أهل الكتاب حنطة ولا قنطاراً من أهل النار ولا من أهل النار قنطاراً.



زمانہ رجعت میں سنیوں کی حالت

(فان لم) کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ زمانہ رجعت میں

سنیوں کی غذا شیعوں کا پاخانہ ہوگا

الانوار النعمانیہ جلد دوم ص ۹۱، ۹۲

بقولہ تعالیٰ: ﴿وَيَوْمَ نُخَشِّرُ مِنْكُمْ لَكُمْ قَوْمًا مِمَّنْ يَكْذِبُ بِقَابِلِنَا﴾ [النمل: ۸۳] اُنْ تَاوِيلُهَا فِي الرَّجْعَةِ لِأَنَّ فِي الْقِيَامَةِ الْكُبْرَى يَحْشُرُ اللَّهُ الْخَلَائِقَ كُلَّهُمْ لَا يَغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً كَمَا فِي الْآيَاتِ الْآخَرِ. وَرَوَى عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَإِنَّ لَكُمْ

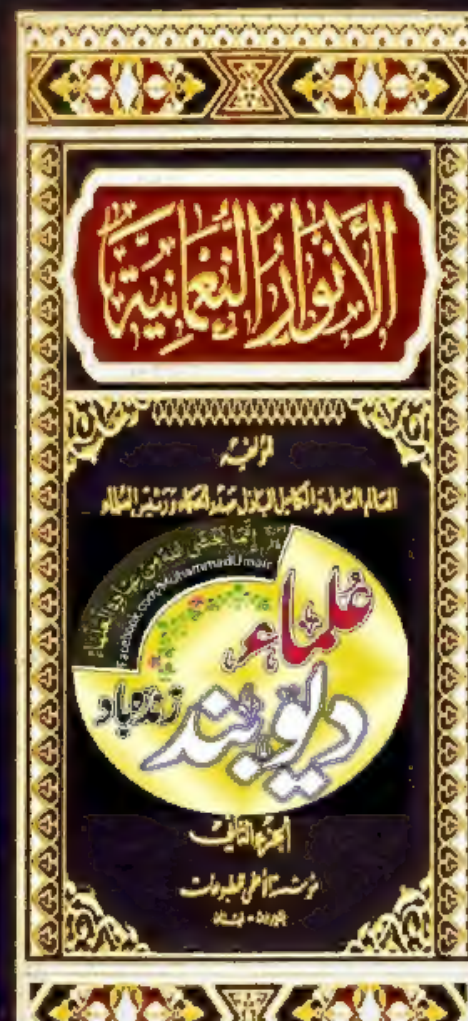
(۱) الاعتقاد اللازم في مسألة الرجعة وهي من الاعتقادات الخاصة بالإمانيّة إنّما هو على نحو الإجماع وأما التفاصيل التي نقلها المصنف **كَتْلُكُ** وكذا ما ينقله بعدها فهي منقولة بطريق الأحاد ولذا لا توجب لنا علماً والاعتقاد بتلك التفاصيل المنقولة غير لازم في هذه المسألة

Facebook.Com/Muhammad Umair

الانوار النعمانية (ج ۲)

۹۲

مَعِينَةً صَنَكَا﴾ [طه: ۱۲۴]: اُنْ تَاوِيلُهَا فِي النَوَاصِبِ وَالسَّفِيَانِي أَنَّهُ يَكُونُ طَعَامُهُمْ فِي الرَّجْعَةِ الْعِلْدَرَةُ. وَفِي أَحَادِيثِ الْمَعْرَاجِ: يَا مُحَمَّدُ إِنْ عَلِيًّا يَكُونُ فِي آخِرٍ مِنْ أَقْبَضِ



رجعت کا منکر ہم میں سے نہیں

ملا باقر مجلسی بحار الانوار باب ۲۹ صفحہ ۲۳۰ پر من لا یخضرہ الفقیہ کا حوالہ اپنے امام سے نقل کرتا ہے

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہماری

رجعت پر ایمان نہ رکھتا ہو اور متعہ کو حلال و جائز نہ جانتا ہو

رجعت کا منکر ہم میں سے نہیں ہے

(۱۰۱)

قال الصادق علیہ السلام: "لیس منا من لم یؤمن بکرتنا
(و لم) يستحل متعتنا"

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہماری رجعت
پر ایمان نہ رکھتا ہو اور متعہ کو حلال و جائز نہ جانتا ہو۔"

(من لا یخضرہ الفقیہ ص ۲۳۰)

ایک گروہ بوشیرہ کی رجعت

(۱۰۲)

رواۃ کل ایک جہات نے سہیل بن زیاد سے: انھوں نے محمد بن سلیمان و میری سے
انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے ابو بصیر سے اور ابو بصیر کا بیان ہے کہ میں نے
حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا:
وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ حَقًّا اٰیٰمًا نَّبَعُوْا لَا یَبْعَثُ اللّٰهُ مِنْتَ
یَمُوْتًا نَّبٰی وَّ عَلٰی عَلَیْہِ حَقًّا وَّ لَکُمْ اَکْثَرُ النَّاسِ
لَا تَعْلَمُوْنَ (سورۃ النحل: ۲۸)

ترجمہ: اور وہ اللہ کی حق تعالیٰ سے نہیں اٹھائے گئے
اور وہ اللہ کی حق تعالیٰ سے نہیں اٹھائے گئے

بَحَارُ الْاَنْوَارِ



باب ۲۹

بست و نہم



زمانہ رجعت امام قائم

اگر لوگ زندہ ہو کر واپس آئے تو رافضی پھر سے نشانِ عبرت بننے کے لیے تیار رہیں

ملا باقر مجلسی بحار الانوار باب ۲۹ صفحہ ۵۹۶ پر سے روایت کرتا ہے

بلاشبہ سب سے پہلے جو لوگ زندہ ہو کر دنیاں میں واپس آئیں گے وہ حضرت امام حسین ابن علیؑ اور
ان کے اصحاب اور یزید ملعون ابن معاویہ اور اس کے ساتھی ہوں گے، اور جس طرح ان لوگوں
نے ان کو قتل کیا تھا بالکل اسی طرح یہ لوگ ان کو قتل کریں گے

سب سے پہلے امام حسینؑ اور یزیدؑ کی رحلت ہوگی

(۷۸)

نفاذ بن حوشب سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام
فرمایا: "وَيَكُونُ مِنَ الْيَوْمِ إِلَى الْيَوْمِ ابْنُ الْحُسَيْنِ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
أَصْحَابُهُ وَيزِيدُ بْنُ معاويةَ وَاصحابُهُ فَيَقْتُلُهُمْ حَذْوُ الْقَتْلِ
بِالْقَتْلِ"۔

ثم قال ابو عبد الله عليه السلام: "ثُمَّ رَدُّ دُنَا لَكُمْ أَنْكَرُةٌ عَلَيْهِمْ وَ
أَمْدَادُكُمْ بِأَمْوَالِهِمْ وَبَنِينَ وَجَمَلْنَاكُمْ أَنْكَرُةً فَيُفْزِرُ" (مسند)
(ترجمہ روایت)

"بلاشبہ سب سے پہلے جو لوگ زندہ ہو کر دنیا میں واپس آئیں گے وہ
حضرت امام حسین ابن علیؑ علیہ السلام اور ان کے اصحاب اور یزید ملعون
ابن معاویہ اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ اور جس طرح ان لوگوں نے ان کو
قتل کیا تھا بالکل اسی طرح یہ لوگ ان کو قتل کریں گے۔

اس کے بعد حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر فرمائی،
ثم قال: "أَمْدَادُكُمْ"۔ فَيُفْزِرُ" (مسند)
ترجمہ: (ہم نے تمہاری دولت اور اموال سے اور تمہارے افراد میں کشتن فرمائی)

بَحَارُ الْاَنْوَارِ



شیراز

باب ۲۹

بِسْمِ وَنَهْمِ



زَمَانَةُ رَجْعَتِ اَمَامِ قَاسِمِ

مستند روایات میں بیان ہوا ہے کہ رجعت کا عقیدہ شیعہ اعتقادات کے درمیان بہت اعلیٰ مقام کا حامل ہے؛ یہاں تک کہ اس کے منکر کو مکتب تشیع کے دائرے سے خارج سمجھا جاتا ہے۔

امام باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: یومُ اللہ تین دن ہیں: قائم کا قیام، رجعت اور قیامت۔

[الخصائل شیخ صدوق ج 1 ص 108]

امام صادق علیہ السلام نے بھی ایمان کی شرائط میں سے ایک ایک شرط رجعت پر یقین بتائی ہے اور فرماتے ہیں: جو کوئی بھی سات چیزوں کا اقرار کرے، مومن ہے۔۔۔ ان میں سے ایک رجعت پر ایمان ہے۔

[وسائل الشیعہ ج 24 ص 132]

رَجَعَت

شیعہ اور رجعت

3



@subhanakhoor



اَنْهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا وَنَرَاهُمْ قَرِينًا

شیعہ کے عقیدہ رجعت کا موجد عبداللہ ابن سبا یہودی ہے

۶۳۰

(۱۰۱) رجعت کا منکر ہم سب ہیں

قال الصادق عليه السلام: ليس منا من لم يؤمن بكوننا
(وہ) (بہت جلد شیعہ)
امام جعفر صادق علیہ السلام: "وہ جس میں سے میں نے جو جہاں جنت
پر ایمان نہ لکھا ہو وہ منکر کو خدا کی بات نہ سمجھتا ہو۔"
(مسند جعفر صادق علیہ السلام)

(۱۰۲) ایک گروہ شیعہ کی رجعت

بحار الانوار

وہ علماء و ثقافت شیعیہ جن کی رجعت کے
متعلق احادیث و روایات کی ہیں مثلاً:

- ۱۔ ثقف الاسلام محمد باقر مجلسی
- ۲۔ شیخ صدوق مزارین الجہنم
- ۳۔ شیخ ابو جعفر طوسی
- ۴۔ سید رضی صمدی
- ۵۔ نہاوی
- ۶۔ کشی
- ۷۔ عیاشی
- ۸۔ علی بن ابراہیم قمی
- ۹۔ سلیم طالع
- ۱۰۔ شیخ مفید طبرستانی
- ۱۱۔ کراچی
- ۱۲۔ نعمانی
- ۱۳۔ صفار
- ۱۴۔ سعد بن عبداللہ
- ۱۵۔ ابی قولوبہ
- ۱۶۔ علی بن عبداللہ
- ۱۷۔ اور ان کے صاحبزادے صاحب کتب و تالیفات
- ۱۸۔ شیعہ

تاریخ بھی قاتلین عثمان کو باغی اور لکن سبا یہودی کا پروردگار ہے :-
"عبداللہ بن سبا میں کا یہودی تھا۔ جس کی طرف روانہ کاغالی فرق سبا یہ
منسوب ہے۔ اس کی مال کالی تھی اس نے ظاہر اپنے کو مسلمان کہا اسلامی صوبوں کے
دورے کئے تاکہ انہیں اند وین کی اطاعت سے ہٹا دے اور ان میں شر پھیلا دے اس
نے اصرار تو صوبہ حجاز سے کیا پھر ہمرہ اور کوفہ میں پھر تارہا پھر عثمان بن عفان کے آخر
دور میں دمشق گیا اہل شام میں وہ اپنا فتنہ پھیلا سکا اور انہوں نے اسے نکال دیا حتی کہ
مصر آ گیا ایک اشجن بنی اور اپنا پرورام و عقیدہ ان کے سامنے رکھ دیا۔ اور کتا
تھا۔ مجھے ان مسلمانوں پر تعجب ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کا لوٹنا (قرب قیامت میں) تو

6

مانتے ہیں مگر حضرت محمد کا لوٹنا نہیں مانتے جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جس خدا نے
آپ پر قرآن فرض کیا ہے وہ آپ کو معاد (قیامت) کی طرف لوہا لگا (یہ یہودی معاد
سے مراد قیامت سے پہلے لوٹنا تھا) تو محمد حضرت عیسیٰ سے زیادہ لوٹنے کا حق رکھتے
ہیں اس کی یہ بات (مصریوں نے) مان لی اور اس نے عقیدہ رجعت ایسے گھڑا کہ لوگ
چشم کرنے لگے۔ اس کے بعد پھر کہنے لگے ہزار نبی آئے جن کی وحی بھی تھی پھر ہم نے
لگا محمد خاتم النبیین ہیں۔ اور علی خاتم الاولیاء ہیں۔

پھر کہتے لگا اس سے ہوا خاتم کون ہے جو اللہ کے رسول کی وصیت جاری نہ
کرے اور رسول اللہ کے وحی علی کے حق پر قبضہ کرے اور امت کا انتظام خود نبیوں
وہ۔ اس کے بعد کہنے لگا نے بہت سے اموال جمع کر لئے ہیں جو باقی لیے ہیں
اور یہ رسول اللہ کے وحی (اور اسے محروم) ہیں تم ان کو اقتدار دلانے کے لئے انھوں
تحریک چلاؤ اور اپنے حاکموں سروں پر اعتراض سے آغاز کرو پھر اسرہ المعروف اور شی
عن السحر کی عادت اپنا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرو۔ انتخاب کی دعوت دو چنانچہ اس
نے اپنے ایجنٹ پھیلا دیئے اور مختلف شروں کے فسادوں سے خطا کلمات شروع کر
دی۔ لوگوں کو خفیہ اپنی طرف دعوت دیتے تھے اور انہیں باتوں کا حکم ظاہر کرتے تھے
اور گورنروں کے محبوب ہمارے ہر شہر میں اپنی روریوں کی طرف لکھتے رہتے تھے حتی کہ
جموئی افواہیں اور خبریں ہر سر زمین میں پھیل گئیں لوگ ہر جگہ ان کو پڑھتے سنا تے
تھے کہ کہتے تھے۔ کہ شکر ہے ہم تو صحیح سلامت ہیں۔ باقی صوبے اپنے امروں
گورنروں سے تھے یہ فساد جو ظاہر کرتے نیت اس کے خلاف ہوئی جو کچھ وہ
چھپاتے۔ بظاہر اس نے تاریخ لکن عساکر ج ۷ ص ۳۳۱ تاریخ طبری ج
۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰

- ۲۔ فوات ابن ابراہیم مؤلف کتاب التشری و التقریر
- ۳۔ ابو الفضل طبرستانی
- ۴۔ ابراہیم بن محمد ثقفی
- ۵۔ محمد بن عباس بن مروان
- ۶۔ برک
- ۷۔ ابن شہر آشوب
- ۸۔ حسن بن سلیمان
- ۹۔ قطب ملائکہ
- ۱۰۔ ملاز علی میرزا
- ۱۱۔ سید بہار الترمذی علی بن عبدالکریم عالمی
- ۱۲۔ صاحب کتاب المغناکی
- ۱۳۔ احمد بن داؤد بن سعید
- ۱۴۔ صاحب کتاب العقیق
- ۱۵۔ صاحب کتاب النطب
- ۱۶۔ فضل بن شاذان
- ۱۷۔ شیخ شہید محمد مکی
- ۱۸۔ حسین بن حران
- ۱۹۔ حسن بن محمد بن جبیر
- ۲۰۔ حسن ابن محبوب
- ۲۱۔ جعفر بن محمد بن مالک کوفی
- ۲۲۔ طبر بن عبداللہ
- ۲۳۔ شاذان ابن جبر

#Addi



رَبِّينِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ

تَذَرُسُونَ ۚ وَلَا يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَالِيكَةَ وَ

١٤٧ - الحمد لله، تم كرم حسين دينا کرم ارشد کرم

النَّبِيِّ اَرْبَابًا ۚ اَنَا مُرْكَمٌ بِالْكَفْرِ بَعْدَ اِذَا اَنْتُمْ

یوسفؑ - کیا وہ تم کو لاکھ روپے بھروسہ کرتا

مسلمان ہو گئے۔ اور جس وقت خلائے امیروں سے جدا کیا گیا

مِنْ نَبِيٍّ وَجَمْعٍ لَمْ يَجَأْ لَهُ رِئَاسَتٌ مُصَنَّفَاتُ

[illegible]

اَخَذْنَاهُ عَلَىٰ ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ۖ قَالُوْا اَقْرَبْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا
 دوا سب سے بڑی کہ جو تم کو اُتار کی۔ (یعنی) تم لوگ کہو کہ اس کو سب سے بڑی کہ جو تم کو اُتار کی۔

وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۖ فَمَنْ تَوَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ أَفَغَيْرِ دِينِ اللَّهِ يَبْعُونَ وَلَهُ

اسْتَكْمَلَكُمْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَ

۱۰۰

اسی کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اسے دیکھ کر اچھڑا اور کہا کہ میں اس سے مراد نہیں کرتا۔

انزل علی ابرہیم واسماعیل واسحق و یعقوب
 ابراہیم اسماعیل اسحق یعقوب

الْأَسْبَاطُ وَمَا أُوتِيَ مُوسَى وَعِيسَى وَالنَّبِيُّونَ مِنْ

مَنْزِلِ اَوَّلِی

تحریف اور رجعت کا عقیدہ

تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت کے مبسوط معنی لکھنے کے بعد ان حضرت کا یہ قول درج ہے کہ کہ تنزیل خدا اسی طرح تھی وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ اٰمَمِ النَّبِيِّينَ مَگر بعد میں لفظ امم گر ادیا گیا۔۔۔۔۔ آگئے تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفرؑ سے منقول ہے کہ حضرت آدمؑ سے لے کر جس قدر نبی خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمائے ہیں وہ سب دنیا میں رجعت فرمائینگے۔
(یعنی) (دنیا میں واپس آہیں گئے)

یہ میرے جد بزرگ رسول ﷺ کی قبر ہے لوگ کہیں گے ہاں اے محمد و آل محمد حضرت پھر فرمائیں گے یہ کون ہیں جو ان کے پاس دفن کئے گئے ہیں لوگ کہیں گے کہ ان کے صاحب اور اخواب **خلیفہ اول و دوم** ہیں حضرت لوگوں کے سامنے مصلحت پوچھیں گے کہ اول کون ہیں اور دوم کون ہیں اور کس سبب سے تمام خلایق میں سے ان کو میرے جد کے پاس دفن کیا گیا ممکن ہے کوئی دوسرے ہوں جو اس جگہ دفن کئے گئے ہوں لوگ کہیں گے اے محمد و آل محمد ان کے سوا کوئی اس جگہ نہیں دفن ہوا ہے ان کو اس لیے اس جگہ دفن کیا گیا کہ رسول ﷺ کے خلیفہ اور ان کی بیویوں کے باپ تھے۔ پھر تین روز کے بعد حکم دیں گے دیوار کو توڑ دو اور دونوں کو قبر سے باہر نکالو فرض دونوں کو تانہ بدن کے ساتھ اسی شکل و صورت سے جو رکھتے ہوں گے باہر نکالیں گے پھر حضرت فرمائیں گے ان کے کفن علیحدہ کر دیئے جائیں تو ان کے کفن کچھ لیے جائیں گے پھر ان کو ایک خشک درخت پر لٹکا دیں گے

اس وقت امتحان خلق کے لیے وہ درخت سبز ہو جائے گا

بخاری جلد 53 صفحہ 13

قال المفضل يا سيدي ما هو ذاك قال يرد إلى قبر جده ﷺ فيقول يا معاشر الخلائق هذا قبر جدي ر الله ﷺ فيقولون نعم يا مهدي آل محمد فيقول ومن معه في القبر فيقولون صاحباه و ضجيعاه أبو بكر و عمر و هو أعلم بهما و الخلائق كلهم جميعا يسمعون من أبو بكر و عمر و كيف دفنا من بين الخلق مع جدي ر الله ﷺ و عسى المدفون غيرهما.

فيقول الناس يا مهدي آل محمد ﷺ ما هاهنا غيرهما إنيهما دفنا معه لأنهما خليفتا رسول الله ﷺ و أبوا ز فيقول للخلق بعد ثلاث أخرجوهما من قبريهما فخرجان غضين طريين لم يتغير خلقهما و لم يشعب لونهما. هل فيكم من يعرفهما فيقولون نعرفهما بالصفة و ليس ضجيعا جدد غيرهما فيقول هل فيكم أحد يقول غير يشك فيهما فيقولون لا فيؤخر إخراجهما ثلاثة أيام ثم ينتشر الخبر في الناس و يحضر المهدي و يكشف الجدر القبرين و يقول للنقاء ابعثوا عنهما و انشوهما.

فيبحثون بأيديهم حتى يصلون إليهما فخرجان غضين طريين كصورتهما فيكشف عنهما أكفانهما و يأمر به على دوحة يابسة نخرة فيصلبهما عليها فتتحيا الشجرة و تورق و يطول فرعها.

فيقول المرتابون من أهل ولايتهما هذا و الله الشرف حق و لقد فرنا بمحبتهما و ولايتهما و بغير من أخفى نف في نفسه مقياس حبة من محبتهما و ولايتهما فيحضرتهما و يرونهما و يغتنون بهما و ينادي منادي المهدي ﷺ

بخاري جلد 53 صفحہ 13

الجامعة الإسلامية

الشيخ محمد باقر المجلسي

مختصر

بصائر الدرجات

تأليف

الشيخ الجليل حسن بن سليمان الحلبي

تلميذ شيخنا الشهيد الاول من علماء

اوائل القرن التاسع

انتشارات الرسول المصطفى (ص)

قم - خیابان ارم - پاساژ قدس

شیعوں کا بارہواں امام

حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کی لاشوں کو پرانے درختوں سے لٹکانے کا حکم دے گا نقل کفر کفر نہ باشد اتحاد بین المسلمین کے نعرے لگاتے والوں کے لئے لمحہ فکریہ

فيقولون نعرفها بالصفة وليس ضجيجي جدك غيرهما فيقول هل فيكم احد يقول غير هذا او يشك فيها فيقولون لا فيؤخر اخر اجابها ثلاثة ايام ثم ينتشر الخبر في الناس ويحضر المهدي ويكشف الجدران عن القبرين ويقول للقباء ابحثوا عنها وانبشوها فيبحثون بايديهم حتى يصلوا اليها فيخرجان غضبين طريين كصورتها فيكشف عنها اكفانها ويأمر برفعها على دوحه

- ۱۸۷ -

يا بسة نخرة فيصليها عليها فتحي الشجرة وتورق وتويع ويطول فرعها فيقول المرتابون من اهل ولايتها هذا والله الشرف حقاً ولقد فرنا بمحبتها وولايتها ونخبر من اخفى ما في نفسه ولومقياس حبة من محبتها وولايتها فيحضرونها ويرونها ويفتنون بها وينادي منادي المهدي عليه السلام كل من احب صاحبي رسول الله وضجيجية فلينفرد جانباً فيتجزى الخلق جزئين احدهما موال والآخر متبره منها فيعرض المهدي عليه السلام على اولياؤها البراءة منها فيقولون يا مهدي آل رسول الله «ص» ما نبرأ منها وما كنا نقول لها عند الله وعندك هذه المنزلة وهذا الذي بدالنا من فضلها انبرأ الساعة منها وقد رأينا منها ما رأينا في هذا الوقت من نصارتها وغضاضتها وحياة الشجرة بها بل والله نبرأ منك ومن آمن بك ومن لا يؤمن بها ومن صليها واخرجها وفعل بها ما فعل فيأمر المهدي «ع»

شيعون كما عقيدته رجعت

حضرت حسين رضي الله عنه واپس آئیں گے تو 309 سال رہیں گے،
حضرت علي رضي الله عنه 44 ہزار سال رہیں گے اور نبی علیہ سلام
50 ہزار سال رہیں گے دنیا میں

بحار الانوار جلد 53 صفحہ 103-104

۱۲۷۔ فسی (تفسیر القصی) قوله ﴿وَمَنْ لَّدُنِّي ظَنُّوا﴾ آل محمد عنهم ﴿عِدَاباً دُونَ ذَلِكَ﴾ قال عذاب الرجعة بالسيف (۱۱)

۱۲۸۔ فسی (تفسیر القصی) ﴿إِذَا تَنَالَى عَلَيْهِ آيَاتُنَا﴾ قال «أي الثاني» (۱۲) ﴿وَسَاطِعُ الْأُولِينَ﴾ أي أكاذيب الأولين
﴿تَنَبَّهْتُ عَلَى الْحَرِطِ طُورَهُ﴾ قال في الرجعة إذا رجع أمير المؤمنين ورجع (۱۳) أعداؤه فيسبهم بسبهم معه كما توسم
البهائم على الغرطهم الأنثى والفتنان (۱۴)

(۱) من المصدر

(۲) أصول الكافي ج ۱ ص ۱۹۸ باب الأئمة هم أركان الأرض، حديث ۲

(۳) صائر الدرجات ص ۳۱۹ ج ۱ باب ۹، حديث ۱

(۴) أصول الكافي ج ۱ ص ۱۹۶ باب الأئمة هم أركان الأرض، حديث ۱

(۵) أصول الكافي ج ۱ ص ۱۹۷ باب الأئمة هم أركان الأرض، قبل حديث ۱

(۶) أصول الكافي ج ۱ ص ۱۹۷ باب الأئمة هم أركان الأرض، حديث ۲

(۷) في المصدرين، جاز: أما والله

(۸) في الكافي بإضافة، يلقبه

(۹) فروع الكافي ج ۳ ص ۵۲۸ باب أدب الصديق، حديث ۱، وكذا في الأحكام ج ۶ ص ۹۶ باب الزيادة، حديث ۸

(۱۰) سورة الأحقاف، آية ۱۵

(۱۱) سورة الأنبياء، آية ۱۰۰

(۱۲) تفسير القصي ج ۲ ص ۲۹۷، والآية من سورة الأحقاف: ۱۵

(۱۳) في المصدر: «كأن من غلان» بدل «أي الثاني»

(۱۴) في المصدر: «ورجع» بدل «ورجع»

(۱۵) تفسير القصي جلد ص ۲۸۱

۱۲۹۔ فسی (تفسیر القصی) قوله تعالى ﴿فَمَنْ قَاتَلَهُ﴾ قال هو قيامه في الرجعة ينذر فيها (۱)

۱۳۰۔ ضعی: منتخب البصائر مما رواه في السيد الجليل بهاء الدين علي بن عبد الحميد الحسيني رواه بطريقه
عن أحمد بن محمد الأبادي يرفعه إلى أحمد بن عتبة عن أبيه عن أبي عبد الله (ع) مثل من الرجعة أحق هي قال نعم
فقبل له من قول من يخرج لال الحسين يخرج على أمر القائم (ع) قلت و معه الناس كلهم قال لا بل كما ذكر الله تعالى
في كتابه ﴿يَوْمَ يَنْفُخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجاً﴾ قوم بعد قوم (۲)

و منه (ع) و يقتل الحسين (ع) في أصحابه الذين قتلوا معه و معه سبعون نيا كما يخرأ مع موسى بن عمران فيبلغ
إليه القائم (ع) الخاتم فيكون الحسين (ع) هو الذي يلي شمله و كفته و حنوطه و يواريه في حرته (۳)

و عن جابر الجعفي قال سمعت أبا جعفر (ع) يقول و الله ليسكن من (ع) أهل البيت رجل بعد موته ثلاثمائة سنة
و يردده تسعاً فمت متى يكون ذلك قال بعد القائم (ع) قلت و كم يقوم القائم في عالمه قال تسع عشرة سنة ثم يخرج
المتنصر إلى الدنيا و هو الحسين (ع) ليطلب بدمه و دم أصحابه فيقتل و يسبي حتى يخرج السفاح و هو أمير
المؤمنين (ع) (۴)

و رويت عنه أيضا بطريقه إلى أسد بن إسماعيل عن أبي عبد الله (ع) أنه قال حين سئل عن اليوم الذي ذكر الله
مقداره في القرآن ﴿يَوْمَ كَانَ مَقْدَارُهُ﴾ خمسين ألف سنة (۵) و هي كورة رسول الله (ص) فيكون مذكور في كورة
خمسين ألف سنة و يملك أمير المؤمنين في كورته أربعة و أربعين ألف سنة (۶)

بحار الانوار

الجامعية للدراسة الخيرية للأئمة الأطهار

العلامة العلامة الخيرية للأئمة الأطهار
الشيخ محمد باقر المجلسي

الكتاب الثالث عشر

النبية و اموال الحجّة العارمة

الطبعة الأولى و الثانية

شیخ مہدی کا نام مہدی حضرات ابو بکر و عمر کی لاشوں کو پرانے درخت پر
لٹکانے کا حکم دیں گے

يا امر المهدى بتصليب جثث الشيخين على شجرة قديمة

SHIA IMAM MEHDI WILL ORDER TO HANG THE DEAD BODIES OF
HAZRAT ABU BAKAR (RA) AND HAZRAT UMAR (RA).

بسم اللہ و بھات از لائل اللیل محمد شریف بن محمد شہرہ رسولی پاکستانی

۸۱

کوئی اور ہے کہیں گے ایسا نہیں قبروں
کی طرف دیواریں کھولی جائیں گی۔ نقلتے
فرمائیں گے کھودواوران کو نکالو اپنے گھر
سے کھودیں گے مسجد تک پہنچ جائیں گے
تو تازہ نکالے جائیں گے اصلی حالت میں
ہوں گے۔ کفن اتار دیے جائیں گے، بہت
بڑے بوسیدہ درخت پر بشکادے کا
حکم دیں گے۔ لٹکانے کے بعد درخت بڑا
ہر جائے گا۔ اہل پھل دے گا شاخیں بند ہو
جائیں گی۔ ان کے ماننے والے کہیں گے خدا کی
قسم یہ شرف حق ہے ہم ان محبت اور ولایت
کا یاب ہو گئے، دانے کے برابر بھی جس
ولی میں ان کی محبت ہو گی وہ اگر ان کی زیارت
کریں گے۔ مہدی علیہ السلام کی طرف سے اعلان ہو گا
جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو دوست
رکھتا ہے وہ ایک طرف ہر بوائے مخلوق دو
حصوں میں بیٹ جائے گی۔ ایک ماننے والے
دوسرے نہ ماننے والے، مہدی علیہ السلام
ان کے دوستوں سے کہے گا ان سے بیزار ہو کر
وہ کہیں گے ہم بیزار ہی نہیں کرتے ہم اپنی
سنتوں میں کچھ نہیں بدلتے، وہ اللہ کے پیارے
ہیں آپ کے نزدیک ان کی یہ قدر ہے
میں پران کی فضیلت ظاہر ہو چکی ہے

فَلَنَقْبُ وَاجْتَوِ اعْتَمًا وَانْشُرْهَا فَيَنْتَحُونَ
بِأَبْدٍ خَقًا يَصْرُوا إِلَيْهَا فَيُخْرِجَانِ
مَنْ فِي طَرَفَيْهَا كَصَرْزِهَا فَيَكْنُفُ
مِنْهَا أَكْثَانًا وَيَأْمُرُ بِرُفْعِهَا عَلَى
دَوْعَةٍ يَأْسِبُةٍ مُخَرَّةٍ فَيُصْلِبُهَا
عَلَيْهَا فَتُخْرِجُ الشَّجَرَةَ وَتُزِيلُ وَتُؤَلِّمُ
وَيُطَوِّلُ نَزْعَهَا فَيَقُولُ الْمَرْتَابُونَ
بَيْنَ أَهْلِ وَلَا يَشْتَرِيهَا هَذَا وَدَلَّ الشَّرُّ
خَقًا وَتَعْدُ فَرْنَا بِحَيْثُمَا وَلَا يَشْتَرِيهَا
وَيُخْرِجُ مَنْ أَهْلُ مَا فِي نَفْسِهِ وَلَوْ مَقْسُ
حَتَّى مِنْ مَحَبَّتِهِمَا وَلَا يَشْتَرِيهَا فَيُخْرِجُ
وَيَزِيدُهَا وَيَزِيدُهَا وَيَشْتَرُونَ
بِهَا وَيَأْتِي مَا دَى الْمَهْدَى عَلَيْهِ
الشَّكَّامُ كُلُّ مَنْ حَبَّبَ صَاحِبِي رَسُولِ
الْبَرِّ وَصَحْبِيَّتِهِ فَلَنَعْرِضَ جَانِبًا فَيُخْرِجُ
الْفَنِّ حَرِيَّتِي أَخَذَ نَحَاةَ زَوَالٍ وَالْآخِرُ
مُتَبَرِّزٌ مِنْهَا فَيُعْرَضُ الْمَهْدَى عَلَيْهِ
السَّكَّامُ عَلَى أَوَّلِ يَمِينِ الْبِرَاءَةِ مِنْهَا
فَيُعْرَضُونَ يَا مَهْدِي نِي آلَ رَسُولِ اللَّهِ
بِجَانِبِ مَا نَعْرَضُ مِنْكُمْ وَمَا كُنَّا نَعْقُولُ
لَكَ بِتَبَارِكِ اللَّهِ وَرَبِّكَ هَذِهِ أَمْرًا
وَصَلَّى الَّذِي يَدَا كُنَّا مِنْ نَصْلِكَهَا
أَنْشُرُوا السَّاعَةَ مِنْهَا نَفْتٌ أَيْنَا

جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہارده معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسی بن علامہ محمد تقی مجلسی

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر - 260756, 269598

مجملاً احوال زمان رجعت میں جو شخص رجعت میں پہلے لوٹے گا۔ اور قبر سے باہر آئے گا۔ وہ ہوگا۔ جبکہ قائم آل محمد ظاہر ہوں گے۔ میرے پاس ایک گروہ آسمان سے حاضر ہوگا۔ کہ اس سے پہلے وہ

۲۶۱

اس سے پہلے زمین پر نہ آئے ہوں گے اور جبریل و میکائیل۔ اسرافیل و لشکراٹے ملائکہ و محمد رسول اللہ علیہ السلام ابلی طاعت امام حق مع جمیع ائمہ کہ وہ سب اسباب اہل حق نور پر سوار ہونگے اور کوئی مخلوق ان سے پہلے ان اسباب کو پر سوار نہ ہوگی۔ تشریف لائیں گے۔ بعد اس کے رسول خدا اپنے علم کو حرکت دے کے قائم آل محمد کے دست مبارک میں دیں گے۔ اور اپنی تلوار بھی ان کو دیں گے۔ اس حال میں ہم زمین پر ایک مدت تک رہیں گے اور خداوند عالم مسجد کو فہ سے ایک چشمنہ آب چشمہ شہر جاری کرے گا۔ پس جناب امیر رسول خدا کی تلوار مجھے دے کے بھانج زمین شرق و مغرب روانہ کریں گے کہ میں ہر دشمن خدا کو قتل کروں۔ اور سب بتوں کو جلا دوں۔ یہاں تک کہ جمیع بلاد ہندوستان کو فتح کروں۔ حضرت دنیاوی و دینی شیعہ ائمہ کے جناب امیر المؤمنین ان کو مع لشکر آدمیوں کے بصرہ کی جانب روانہ کریں گے۔ کہ جا کر مخالفین بصرہ کو قتل کریں۔ اور ایک لشکر بلاد روم کی جانب روانہ کریں گے۔ کہ اس تمام ملک کو فتح کریں میں ہر مرد و ان حرام گوشت کو مار ڈالوں گا۔ یہاں تک کہ زمین پر بغیر طیب و طاهر رہا کینہ اور کوئی باقی نہ رہے گا۔ یہود و نصاریٰ و جمیع مذاہب کو بجا نبی اسلام دعوت کروں گا۔ اور ان کو اسلام قبول کرنے یا قتل ہونے پر اختیار دے دوں گا۔ جو کوئی اسلام قبول کرے گا۔ اس کے ہمراہ احسان کروں گا۔ اور جو کوئی اسلام قبول نہ کرے گا۔ اسے قتل کروں گا۔ اور جو ہمارے شیعوں میں سے زمین پر ہوگا۔ خدا اس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجے گا۔ کہ وہ فرشتہ خاک اس کے چہرے سے پاک کرے اور اسے اس کی ازواج و منازل بہشت میں دکھا دے اور زمین پر کوئی اندھا بہرا اور کسی طرح کا مبتلائے عوارض باقی نہ رہے گا۔ مگر یہ کہ وہ ہم اہل بیت کی برکت سے شفا پائے گا۔ اور برکت ہائے خداوند عالم اس درجہ زمین پر نازل ہوں کہ درختان دنیا میں اس قدر پھل ملیں کہ شاخیں ان درختوں کی پھلوں کی دھیر سے ٹوٹ جائیں اور ایسی کثرت ہو۔ کہ میوہ ہائے زمستان تابسان اور میوہ ہائے تابستان زمستان میں لوگ کھا لیں گے۔ جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَقَدْ أَتَىٰ أَهْلَ الْقُرْآنِ الْأَمْنُ وَدُفِعُوا عَنْهُمْ أَفْئِدَتُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ
یعنی اگر اہل شہر ایمان لائیں اور پہاڑ گاری کریں۔ تحقیق کہ فرشتان کریں گے ان پر کہ زمین و آسمان سے نازل ہونگی۔ لیکن انہوں نے جیسا کہ ہم نے ان کو موافقہ کیا۔ بمقابلہ ان کے کر لیا ہائے ہمارے بعد اس کے حضرت نے فرمایا۔ خداوند عالم ہمارے شیعوں کو دینا ایسی کرامتیں بخشے گا۔ کہ ان پر کوئی چیز زمین کی محنت نہ رہے گی۔ یہاں تک کہ اگر کوئی بندہ کی نیر ہا ہے زمین اس کے گھر کی

خبر اس کو پہونچائی گئی واضح ہو کہ کہ ندامتہائے دنیا ان کے سے موجب مزید عزت آخرت ہے۔ اور دوست خدا ان بلاؤں سے ذلیل نہیں ہوتے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ان کو ذلیل کیا۔ ان کے نام زمین پر بغیر لعن و نفرین نکلے نہیں ہوتے ان کی نسلیں منقطع ہو گئیں۔ اور نشان تک ان کی قبروں کا باقی نہیں اور خداوند عالم نے شہداء کے نام بلند کئے ہیں۔ اور ان کے علوم و کمالات نے عالم کو گھیر لیا ہے۔ دوست و دشمن نیاز اور غیر نماز میں حدود و صلوات بھیجتے ہیں۔ اور ان کی شفاعت سے بدرگاہ خداوند حاجت طلب کرنے میں مجبوروں پر ان کے فضائل و مناقب ذکر کرتے ہیں۔ وہم و دینار کو سلاطین ان بزرگوں کے نام نامی سے مزین کرتے ہیں۔ بادشاہان زمین پر رغبت از روئے اخلاص اپنی پیشانیوں ان شہدائے عالیشان کے آستان پر ملتے ہیں۔ ہزار ہا بندگان۔ خدا بרכת صلوات و درود بخشنے جاتے ہیں۔ اور ہزاروں زوار کی بרכת زیارت مغفرت ہوتی ہے۔ اور ہزاروں بרכת لعن و دشمنان اہل بیت مستحق بہشت ہوتے ہیں اور ہزاروں بרכת گریہ و زاری و خرن داندہ مصائب اہل بیت اپنے صبیحہ گناہ کو لوٹ گناہ سے دھو ڈالتے ہیں۔ اور ہزاروں بרכת احادیث اہل بیت بدرجہ معرفت و یقین پہنچتے ہیں اور ہزاروں بרכת روایت و اخبار و نشر آثار آئمہ اطہار سعادت ابدی فائز ہوتے ہیں۔ اور ہزاروں بکت احادیث و اقتدائے بمقام خلاق و محاسن آداب آراستہ ہوتے ہیں۔ اور ہزاروں کور باطن و ظاہر ان کے روضات مقدسہ میں شفا پاتے ہیں۔ اور ہزاروں مبتلائے بلا ہائے جسمانی و روحانی دار الشفائے روضات رفیعہ و علوم شیعہ اہل بیت رسالت سے صحت پاتے ہیں۔ جو لوگ کچھ بھی بصیرت رکھتے ہیں۔ مشاہدہ جلال بزرگوں ہار گاہ ذوالجلال سے بیہوش ہو جاتے اور قرب معنوی مقربان خداوند جہان سے ہر ساعت نصیب ہوتا ہے۔ متناہی پاتے ہیں۔ خداوند عالم ان کی بزرگی و جلالت و عظمت و شوکت بروز قیامت رجعت میں جمیع عالم پر ظاہر کر دے گا۔ پس کون سی جلالت و عظمت اس سے عظیم تر اور کون سی بزرگی اس سے بیشتر ہو سکتی ہے۔ اور کون سی اذیت و ذلت اسی جلال و عظمت کو دفع کر سکتی ہے۔

جوابات مشتمل بر دفع اعتراضات لیکن جو شبہ عوام کے دل میں غلط کرتا ہے کہ آنحضرت باوجودیکہ حائضہ تھے کہ شہید ہو جائیں گے پھر کیوں کر بلا گئے اندس سے اپنے اہل بیت کو ہمراہ لے گئے۔ اس شبہ کے بہت جواب ہیں جمل جواب یہ ہے کہ احوال پیشوایان دین کو مطابق اپنے حالات کے قیاس نہ کرنا چاہئے ان کی تکلیف اور تکلیف ہے اور وہ جو لوگ اسرار قضا و قدر حق سبحانہ تعالیٰ پر مطلع ہیں۔ ان کی تکلیف مثل ہماری تکلیف نہیں ہوتی۔ اور

اُردو ترجمہ
حقائقِ اربعین

جلد دوم

○
مُصَنَّف

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلسِ علمیِ اسلامی

(پاکستان)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نوالِ مقدمہ

رجعت کے ثبوت میں

واضح ہو کہ شیعہوں کے اجماعی مسئلوں میں سے بلکہ فرقہ حقہ کے مذہب حق کی ضروریات سے حقیقتِ رجعت ہے یعنی قیامت سے پہلے حضرت قائم علیہ السلام کے زمانہ میں بہت نیک لوگوں کی ایک جماعت اور بہت بدکار لوگوں کی ایک جماعت دنیا میں واپس آئے گی۔ نیک لوگ اس لیے مبعوث ہوں گے کہ ان کی آنکھیں ان کے آئمہ اطہار کی حکومت و سلطنت دیکھ کر روشن ہوں اور ان میں سے بعض اپنی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں پائیں اور بدکار لوگ اس لیے زندہ کئے جائیں گے کہ دنیا کے عذاب اور آزار ان کو پہنچیں اور اہلبیت رسالت کی عظیم سلطنت جس کو نہیں چاہتے تھے دیکھیں اور ان سے شیعوں کا انتقام لیا جائے اور بقیہ تمام لوگ قبروں میں رہیں۔ یہاں تک کہ قیامت میں محشور ہوں۔ چنانچہ بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ رجعت میں واپس نہیں آئے گا۔ مگر وہ شخص جو خالص ایمان رکھتا ہوگا۔ یا مطلق کفر کا حامل ہوگا۔ لیکن تمام لوگ اپنے حال پر (قبر میں) گذاریں گے۔ اکثر علمائے شیعہ نے حقیقتِ رجعت پر اجماع کیا ہے۔ جیسے محمد بن بابویہ نے رسالہ اعتقادات میں شیخ مفید و سید مرتضیٰ و شیخ طبرسی و سید بن طاووس اکابر علمائے شیعہ و غیر ہم عنوان اللہ علیہم نے (اجماع کیا ہے) اور ہمیشہ علمائے امامیہ اور مختلفین کے درمیان اس مسئلہ میں نزاع رہی ہے۔ بہت سے شیعہوں کے علماء و محدثین نے صرف اسی مسئلہ پر رسالے تالیف کئے ہیں۔ جیسا کہ ارباب رجال نے ذکر کیا ہے اور شیخ ابن بابویہ نے کتاب "من لا یحضرہ الفقیہ" میں روایت کی ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ وہ شخص ہم سے تعلق نہیں رکھتا جو ہماری رجعت پر ایمان نہ رکھتا ہو اور متعہ کو حلال نہ جانتا ہو۔ اور اس حقیر (مؤلف علیہ الرحمۃ) نے کتاب بحار الانوار میں دوسو سے زیادہ حدیثیں چالیس^۴ سے زیادہ مصنفین علمائے امامیہ سے نقل کی ہیں جنہوں نے پچاس معتبر اصل کتابوں سے درج کی ہیں۔ جس کو شک ہو اس کتاب کی جانب رجوع کرے۔ اور آیتیں جن کی تفسیر رجعت سے لگتی ہے بہت ہیں۔

پہلی آیت : یوم نبعث من کل امتا فرجا ممن یکذب بایاتنا یعنی

جس روز کہ ہم مبعوث کریں گے ہر امت سے ایک گروہ کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ بہت سی حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت رجس کے بارے میں ہے کہ حق تعالیٰ ہر امت میں سے ایک گروہ کو زندہ کرے گا۔ اور آیت قیامت وہ ہے جس میں فرمایا ہے۔ وحشرناھم فلم نخادر منھم احداً۔ یعنی ہم ان سب کو محشر کریں گے اور کسی کو ترک نہ کریں گے کہ زندہ نہ کریں اور فرمایا کہ آیتوں سے مراد امیر المومنین ہیں۔

دوسری آیت : خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ واذا وقع القول علیہم

اخرجناھم دابتا من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بایاتنا لا یوقنون یعنی جب اُن پر عذاب الہی واقع ہوگا یا یہ کہ جس وقت قیامت کے نزدیک اُن پر عذاب نازل ہوگا تو ہم اُن کے لیے زمین سے واپس نکالیں گے جو ان سے بائیں کرے گا جو انسان تھے اور ہماری آیتوں پر یقین نہ رکھتے تھے۔ بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ اس واپس سے مراد علی علیہ السلام ہیں جو قیامت کے نزدیک ظاہر ہوں گے اور جناب موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگشتری آپ کے پاس ہوگی۔ عصا کو مومن کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں کریں گے تو عصا مومن ہے، نقش ہر جایگاہ انگشتری کافر کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگائیں گے، تو نقش ہو جائے گا کہ یہ "حقا کافر ہے"۔

عامہ نے بھی مثل اس کے حدیث اپنی کتاب میں لکھی ہے اور عمار اور ابن عباس وغیرہ روایت کی ہے اور صاحب کشاف نے روایت کی ہے کہ واپس کو یہ صفا سے ظاہر ہوگا۔ اُس نے ساتھ عصائے موسیٰ اور انگشتری سلیمان ہوگی۔ وہ عصا کو مومن کی پیشانی پر سجدہ کی جگہ یا دونوں آنکھوں کے درمیان میں کریں گے تو سفید نقطہ پیدا ہو جائے گا جس سے اُس کا تمام چہرہ چمکتے ہوئے ستارے کی مانند روشن ہو جائے گا۔ یا یہ کہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ جائے گا کہ "مومن ہے" اور انگشتری کافر کی ناک پر لگائیں گے تو سیاہ نقطہ پیدا ہو جائے گا۔ جس سے اُس کا تمام چہرہ سیاہ ہو جائے گا۔ یا اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھ جائے گا۔

بیان کرتے ہیں کہ بعض قاریوں نے تکلمہ سلمہ کی غیر تشدید کے پڑھا ہے۔ یعنی اُن کی پیشانی پر زخم ہو جائے گا۔ اور عامہ و خاصہ کی متواتر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام خطبوں میں فرماتے تھے کہ میں صاحب عصا و میم ہوں یعنی وہ چیز جس سے داغ کیا جاتا ہے اور عامہ نے ابوہریرہ، ابن عباس اور اصبح بن نباتہ وغیرہم سے روایت کی ہے کہ دابت الارض امیر المومنین ہیں۔ اور ابن عباس نے کتاب ما انزل من القرآن فی الامم میں اصبح بن نباتہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ معاویہ نے مجھ سے خطاب کیا اور کہا کہ تم گروہ شیعہ گمان کرتے

وہ آیتیں جن کی تفسیر رجس سے کی گئی ہے۔

دابت الارض امیر المومنین ہیں۔

ہو کہ دابۃ الارض علی ہیں۔ میں نے کہا کہ فقط ہم ہی نہیں کہتے یہود بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔ یسٰیٰن کر
مُعاویہ نے علمائے یہود میں سب سے بڑے عالم کو بلایا اور پوچھا کہ تم اپنی کتابوں میں دابۃ الارض
کا نشان پاتے ہو۔ اُس نے کہا ہاں۔ مُعاویہ نے پوچھا وہ کیا ہے۔ اُس نے کہا ایک مرد ہے
پوچھا اُس کا نام کیا ہے؟ اُس نے کہا ایسا مُعاویہ نے کہا ایسا علی سے کس قدر ملتا ہوا ہے۔

تیسری آیت : ان الذی فرض علیک القرآن لراۃ الیٰ معالیٰ یعنی
بیشک خدا نے تم پر قرآن واجب کیا ہے۔ یقیناً تم کو معاد کی جانب واپس کرے گا یعنی اپنے
مقام پر بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ مراد رجعت میں جناب رسول خدا کی دنیا میں
والپس ہے۔

چوتھی آیت : قول خدا کے مطابق۔ ولئن قتلتم فی سبیل اللہ او متملالی
اللہ تحشرون۔ یعنی اگر تم راہ خدا میں قتل کئے جاؤ، یا تمہاری وفات ہو جائے تو یقیناً خدا کی
جانب محشور ہو گے۔ بہت طریقوں سے منقول ہے کہ یہ آیت رجعت کے بارے میں ہے
اور سبیل اللہ علیٰ اور آپ کی ذریت کا راستہ ہے جو اس آیت پر ایمان رکھتا ہوگا۔ اُس کے لیے
قتل ہونا اور ایسی موت سے کہ اگر ان کی راہ میں قتل ہوگا۔ ان کی رجعت میں واپس آئے گا تاکہ
بعد میں اُس کی وفات ہو۔ اگر مرنے والے رجعت میں واپس آئے گا تاکہ ان کی راہ میں قتل ہو۔
ایضاً خدا کے اس قول کے بارے میں فرمایا ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ یعنی جو قتل ہوگا
اور موت کا ذائقہ نہ چکھے ہوگا وہ یقیناً رجعت میں دنیا میں واپس آئے گا تاکہ موت کا مزہ چکھے۔
پانچویں آیت : قُلْ خُذُوا مَا آتٰکُم مِّنَ اللّٰهِ مِثَاقَ النَّبِیِّیْنَ لَمَّا اٰتٰتْکُمْ مِّنَ کِتَابٍ
وَحُکْمَتِیْ ثُمَّ جَاؤَکُمْ رَّسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَّکُمْ لَتَوْمَنَّنَّ بِهِ وَلَیَنْصُرَنَّکُمْ ۗ وَیَا اَقْرَبُ

اخذتم علیٰ ذلکم احصٰی قالوا اقرنا قال فاشہدوا ولوانا معکم من الشاہدین۔
یعنی اُس وقت کو یاد کرو جبکہ خدا نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ یقیناً ہم نے تم کو کتاب و حکمت عطا
کی ہے۔ پھر تمہاری طرف وہ رسول آئے گا جو تمہاری تصدیق کرے گا۔ لہٰذا تم کو لازم ہے کہ
اُس پیغمبر پر ایمان لاؤ اور اُس کی مدد کرو۔ خدا نے فرمایا کہ کیا تم نے میرا یہ عہد و بیان قبول کیا
اُن پیغمبروں نے کہا ہاں ہم نے اقرار کیا تو فرمایا کہ ایک دوسرے پر گواہ رہو۔ اور میں تم پر گواہ
ہوں۔ بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ یہ نصرت زمانہ رجعت میں ہوگی۔ چنانچہ محدثین
عبداللہ نے اپنی کتاب بصائر الدرجات میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے۔
آپ نے فرمایا کہ رسول خدا پر ایمان لائیں گے اور رجعت میں جناب امیر کی نصرت کریں گے۔
پھر فرمایا خدا کی قسم کہ جس پیغمبر کو خدا نے مبعوث کیا ہے آدم سے لے کر جس قدر اُن کے بعد ہوئے۔

فأخبر سبحانه أن أهل العقاب لوردتهم إلى الدنيا لعادوا إلى الكفر والعناد مع ما شاهدوا في القبور وفي المحضر من الأحوال وما ذاقوا من ألیم العذاب .

وقال رحمه الله في الارشاد عند ذكر علامات ظهور القائم **عليه السلام** : وأموات ينشرون من القبور حتى يرجعوا إلى الدنيا فيتمارفون فيها **بمنزاورون** .

وفي المسائل السروية أنه سئل الشيخ قدس الله روحه **عن** يردى من مولانا جعفر بن محمد الصادق **عليه السلام** في الرخصة ، وما معنى قوله : « ليس منا من لم يقل بمنتنا و يؤمن برجعتنا » (١) أي حشر في الدنيا مخصوص للمؤمن أو لغيره من الظلمة الجبارين قبل يوم القيامة .

فكتب الشيخ - رحمه الله - بعد الجواب عن المنعة وأما قوله **عليه السلام** : « من لم يقل برجعتنا فليس منا » فإما أراد بذلك ما يختص من القول به في أن الله تعالى يحشر قوماً من أمة **عليه السلام** بعد موتهم قبل يوم القيامة ، وهذا مذهب يخصص به آل **عليه السلام** ، والقرآن شاهد به ، قال الله عز وجل في ذكر الحشر الأكبر يوم القيامة : فوحشرناهم فلم نغادر منهم أحداً (٢) وقال سبحانه في حشر الرخصة قبل يوم القيامة : « و يوم يحشر من كل أمة فجاً من يكذب بآياتنا فهم يوزعون » (٣) فأخبر أن الحشر حشران : عام وخاص .

(١) روى الصدوق رحمه الله في الفقيه ج ٢ ص ١٤٨ كتاباً من في ص ٩٢ من هذا المجلد تحت الرقم ١٠١ وللغة : ليس منا من لم يؤمن بكرتنا ، و [لم] ينحل منتنا ، ورواه في الهداية على ما في الاستدرك ج ٢ ص ٥٨٧ و لذلك ليس منا من لم يؤمن برجعتنا ولم ينحل منتنا .

قال الشيخ العبد المذنب في كتابه الايقاظ من الهجمة ص ٣٠٠ في معنى العبر : وهذا الشرح للتكلم ومعه غيره - على ما في قوله عليه السلام : كرتنا ورجعتنا - دال طريق الحقيقة على دخول الصادق عليه السلام في الرجة ، ومعه جماعة من أهل السنة عليهم السلام أو المصيح ، ولا خلاف في وجوب الحمل على الحقيقة مع عدم التريكة انتهى .

تو یہ قلعہ دہر پر نابلد ہے، تاہم کہ ملہا شیعہ نے ان نظریوں کا پتہ پایا ہے اور کہہ رہا ہے کہ
 کتنی گنتی ہیں لیکن اس سب کچھ سے بڑھ کر حیران کن امر یہ ہے کہ جنت و جہاد کے نظریے ان
 مذہب و مذہب میں وارد ہوئے ہیں جنہیں شیعہ اپنے اللہ کے مقبول اور زیادت گاہوں کے سامنے
 حجب و روز پڑھتے ہیں لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ شیعہ کے دل و دماغ پر قابض مذہبی قیادتوں
 نے جنت اور جہاد کے مفہموں پر اعتراض کیا جو ان کے مضامین کو زیادت میں سے حادث کر بیٹھے
 نہ مطالبہ کیا گیا ان کے مضامین کی تردید کی ہو، حالانکہ اس میں بھی بعض قائدین اپنی خاص محسوسات
 میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے عقل و تدبیر کا لاکھوں سالوں پر تعمیر کرنے والے لیکن
 اللہ تعالیٰ ہر کچھ کے بارے میں نہیں کیا، اس لئے میں نے محسوس کیا کہ احساس فرض مجھ سے
 تھا کہ اس کے بارے میں کو ان دونوں نظریات کے ساتھ مکمل کر دوں، پہلے ہم رجعت
 کا ذکر کرتے ہیں۔

شیعہ مذہب میں رجعت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت علیؑ سے لے کر گیدہ ہیں امام حسن
 مسکری تک تمام ائمہ شیعہ اس دنیا میں دوبارہ آئیں گے تاکہ اس معاشرہ پر حکومت کریں،
 جس میں امام مہدی عدل و انصاف کی بنیادیں مضبوط کر چکے ہوں گے۔ امام مہدی اللہ کی دوبارہ
 آمد سے قبل ظاہر ہوں گے اور تمام روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے اور اپنے
 آباء و اجداد کی دوبارہ آمد اور مٹانے حکومت سنبھالنے کی راہ ہموار کریں گے اس کے بعد اللہ
 تعالیٰ ہر ایک اپنی امامت کی ترتیب کے مطابق اپنے حکمرانوں کو بھیجتا رہے گا۔
 اس مگر کسی ایک پہلو کی اساس کے بعد دوبارہ آئیں گے اور حکومت سنبھالنے کی راہ ہموار کریں گے اس کے بعد اللہ
 حق اور ان کی حکومت کے معاوضہ کی خاطر ہر گاہے وہ رجعت سے پہلی زندگی میں حاصل
 نہ کر سکے تھے۔ جن شیعہ علماء نے "رجعت" کے موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ اس میں یقین
 کر رہے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ زُفَرُوا لِقَوْلِهِ سَيُنْزِلُ اللَّهُ سُبُوحًا كَرِيمًا
 مَوْجُودًا اللَّهُ سَيُنْزِلُ اللَّهُ سُبُوحًا كَرِيمًا

اصلاح شیعہ

اہل تشیع کے اپنے مذہب کے تصادم کی تاریخ

شیعہ کے اپنے قائد و اہل سے انحراف کے تاریخی پس منظر
 علمی تنقیدی جائزہ اور قابل عمل اسلامی تہذیب پر مشتمل کتاب
 ایک بلند پایہ شیعہ متفق عالم کی تصنیف ہے جس کا مطالعہ شیعہ و سنی
 عوام و خواص سب کے لئے یکساں مفید ہے۔

مکتبہ

ڈاکٹر موسیٰ الموسوی

اردو

ابو مسعود امام

اُردو ترجمہ
حق ایتین

جلد دوم

○
مُصَنَّفٌ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سید بشارت حسین صاحب

— ناشر —

مجلس علم اسلامی

(پاکستان)

کی قدر و منزلت ہے۔ اس لیے اُن سے بیزاری نہ کی تو آج کس طرح بیزاری کریں جبکہ ان کی بہت سی کرامتیں ہم پر ظاہر ہو چکی ہیں اور ہم کو حکم ہو چکا کہ وہ مقربانِ بارگاہِ رب العزت ہیں۔ بلکہ ہم آپ سے بیزاریں اور اُن سے بھی جو آپ پر ایمان لائے ہیں اور اس سے بھی جو اُن پر ایمان نہیں لایا اور اُن سے بھی ہم بیزاریں جو اُن کو اس ذلت و خواری سے قبر سے باہر لایا اور وار پر کھینچا۔ اُس وقت حضرت حمزہؓ ایک سیاہ ہوا کو حکم دیں گے کہ ان پر چلے اور اُن کو ملا کر رکھے۔ پھر حکم دیں گے کہ ان دونوں کو داس سے نیچے لائیں۔ پھر اُن کو بقدرتِ خدا اندھا کریں گے اور خلایق کو حکم دیں گے کہ جمع ہوں۔ پھر ہر ظلم و جور جو ابتدائے عالم سے آخر تک ہوا اُن سب کا گناہ اُن کی گردن پر لازم قرار دیں گے اور سلمانِ فارسی کو مارنے اور امیر المومنینؑ کے خانہ اقدس کو آگ لگانے اور جنابِ فاطمہؑ علیہا السلام اور حسنؑ و حسینؑ علیہما السلام کو جلانے اور امام حسنؑ کو زہر دینے اور امام حسینؑ اور اُن کے اطفال اور اُن کے چچا کی اولاد کو اور اُن کے دوستوں اور مددگاروں کو قتل کرنے اور ذریتِ رسولؐ کو اسیر کرنے اور ہر زمانہ میں آلِ محمدؐ کا خون بہانے اور ہر خون جو ناحق بہا یا گیا اور ہر زنا جو عالم میں کیا گیا اور ہر سودا اور حرام جو کھایا گیا اور ہر گناہ، ظلم اور ستم جو قیام قائم آلِ محمدؐ تک واقع ہوا۔ سب اُن ہی دونوں کی گردنوں پر بار کیا جائے گا کہ تم ہی سے سرزد ہوا۔ اور وہ دونوں اعتراف و اقرار کریں گے کیونکہ اگر روزِ اولِ خلیفہ برحق کا حق غصب نہ کرتے تو یہ سب نہ ہوتا۔ پھر حکم دیں گے کہ ہر ظلم کے عوض جو شخص موجود ہو ان دونوں سے قصاص لے۔ پھر اُن کے لیے فرمائیں گے کہ درخت سے لٹکا دیں اور ایک آگ کو حکم دیں گے کہ زمین سے برآمد ہو اور اُن کو درخت کے ساتھ جلائے۔ اور ایک ہوا کو حکم دیں گے کہ ان کی راکھ کو دریاؤں میں پھینک دے۔

مفضل نے عرض کی کہ اے میرے مولا! کیا یہ ان کا آخری عذاب ہوگا فرمایا افسوس اے مفضل! خدا کی قسم شہیدِ اکبر حضرت محمدؐ جلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صدیقِ اکبر امیر المومنینؑ علیہ السلام اور فاطمہؑ زہرا اور حسنؑ مجتبیٰ اور حسینؑ شہیدِ کربلا علیہم السلام اور سارے ائمہ و مومنین صلوٰۃ اللہ علیہم زندہ ہوں گے اور جو شخص محض غائنِ ایمان رکھتا رہا اور جو کافر محض رہا ہوگا سب کے سب زندہ ہوں گے اور تمام ائمہ اطہار اور مومنین کے لیے ان پر عذاب کیا جائے گا۔ یہاں تک ایک شبانہ روز میں ہزار مرتبہ اُن کو مار ڈالیں گے اور زندہ کریں گے۔ پھر خدا جہاں چاہے گا ان کو لے جائے گا اور معذب کرے گا۔

وہاں سے حضرت حمزہؓ کو فز کی جانب متوجہ ہوں گے اور کوفہ و نجف کے درمیان چھپا لیں۔ ہزار فرشتوں اور چھ ہزار جنوں اور تین سو تیرہ نقیبوں کے ساتھ قیام فرمائیں گے۔ مفضل نے پوچھا کہ زورا

کے درمیان واقع ہوگا اس پر کس قدر تعجب بلکہ بالکل تعجب ہے۔ یہ سن کر ایک مرد شرط الخمیس نے پوچھا کہ کیسا تعجب ہے جو آپ فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ تعجب نہ کروں اس سے کہ چند مہرے زندہ ہوں گے اور تلوار زندوں کے سروں پر ماریں گے۔ اس خدا کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور سبزہ باہر نکالا اور غلات کو پیدا کیا گویا میں دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ کوفہ کے بازاروں میں چلتے ہیں اور برہنہ شمشیریں اپنے کاندھوں پر رکھے ہوئے ہیں اور خدا اور رسول اور مومنوں کے دشمنوں کے سروں پر مارتے ہیں۔ یہ ہے اس آیت کے معنی جو خدا نے فرمایا ہے کہ یا ایہا الذین آمنوا لا تقولوا قوما غضب اللہ علیہم قد یسوا من الآخرۃ کہا یسوا من الکفار من اصحاب القبور۔ اے مومنو! اس قوم سے دوستی مت کرو جن پر خدا نے غضب فرمایا ہے۔ بیشک وہ لوگ آخرت سے ناامید ہو گئے ہیں جس طرح اہل قبور میں کفار ناامید ہو گئے ہیں۔ ابن بابویہ نے علل الشرائع میں روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب ہمارا قائم ظاہر ہوگا عاشرہ کو زندہ کرے گا تاکہ اس پر حد جاری کرے اور جناب فاطمہؑ کا انتقام لے اور شیخ مفید نے ارشاد میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب آل محمدؑ کے قائم کا قیام ماہ جمادی الاخریٰ ہوگا۔ اور رجب کے دس روز میں ایسی بارش ہوگی کہ دنیا والوں نے کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ پھر خداوند بزرگ و بڑا اس بارش سے مومنین کے گوشت اور بدن کو ان کی قبروں میں پیدا کرے گا۔ گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ قبیلہ بنی نہضہ کی جانب سے خاک قبر اپنے سروں سے جھاڑتے ہوئے آرہے ہیں۔ نیز انہیں حضرت سے روایت کی ہے کہ حضرت قائمؑ کے ساتھ پشت کوفہ یعنی نجف اشرف سے ستائیس افراد حضرت موسیٰ کی قوم سے پندرہ افراد ان میں سے جن کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ حق کے ساتھ ہدایت کرتے تھے۔ اور حق کے ساتھ عدالت کرتے تھے اور سات افراد اصحاب کف سے اور یوسف بن لون اور سلمانؑ اور جابر بن عبد اللہ انصاری اور مقداد اور مالک اشتر آئیں گے اور یہ تمام خاصان خدا ان حضرات کے سامنے ہوں گے اور آپ کے مددگار اور حاکم یعنی لوگوں پر آپ کی جانب سے حاکم ہوں گے۔ عیاشی نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور نعمانی نے روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا جب قائم آل محمد علیہم السلام ظاہر ہوں گے۔ خدا ان کی ملائکہ سے مدد کرے گا اور سب سے پہلے جو شخص ان کی بیعت کرے گا وہ محمد ہوں گے ان کے بعد علی ہوں گے۔

(کیونکہ وہ امام۔ امام زمانہ ہوں گے)۔

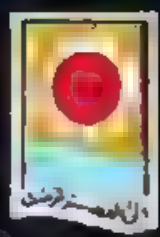
اور شیخ طوسی اور نعمانی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت قائمؑ کے ظہور کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ حضرت برہنہ بدن قرص آفتاب کے سامنے ظاہر

یہ حدود کی تاویل میں فرمایا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ یہ ایک مثال ہے جس کو خُلق نے طبیعت رسالت کے لیے دی ہے تاکہ آنحضرت کی تسلی کا باعث ہو۔ کیونکہ فرعون اور ہامان اور قارون نے بنی اسرائیل پر ستم کئے ہیں۔ ان کو اور ان کی اولاد کو مار ڈالتے تھے اور اس امت میں اُس کی مثال اول، دوم اور سوم اور ان کی پیروی کرنے والے تھے جو اطمینان رسالت کے قتل اور ان کو مٹانے کی کوشش کرتے تھے۔ خداوندِ عالم نے اپنے پیغمبر سے وعدہ فرمایا ہے کہ جس طرح ہم نے موسیٰ کی ولادت کو چھپایا اور فرعون سے اُن کو مخفی رکھا۔ اُس کے بعد اُن کو ظاہر کیا۔ اور فرعون اور اُس کی متابعت کرنے والوں پر غالب کیا۔ اُس کے بعد اُن سب کو انہی کے ہاتھ سے ہلاک کیا۔ اسی طرح حضرت قائم اور آپ کی ولادت کو پوشیدہ رکھوں گا اور اُن کے زمانوں کے فرعونوں سے اُن کو پنہاں رکھوں گا۔ اور رجعت میں اُن کو ان کے دشمنوں پر غالب کر دوں گا۔ تاکہ اُن سے اپنا انتقام لیں۔ لہذا آیات کی تاویل اس طرح ہے یعنی ہم چاہتے ہیں کہ اُن پر احسان کریں جن کو زمین پر کمزور کر دیا ہے۔ جو اطمینان رسالت میں اور ہم ان کو امام واپس کریں گے اور روئے زمین کے وارث قرار دیں گے۔ روئے زمین کی بادشاہی ان کے لیے مسلم ہوگی۔ اور ہم اُن کو ملکن و اقتدار زمین پر دیں گے تاکہ باطل کو مٹائیں اور حق کو ظاہر کریں اور ان کے لشکر اُن کے دشمنوں کو دکھائیں۔ جنہوں نے آلِ محمد کا حق غصب کیا منہلم یعنی آلِ محمد جو قتل اور آزار سے ڈرتے تھے۔ اسی طرح امام حسین علیہ السلام اور آپ کے اصحاب زندہ کیے جائیں گے اور اُن کے قتل کرنے والوں کو بھی زندہ کیا جائے گا تاکہ اُن سے انتقام لیں۔ چنانچہ قطبِ اوندی وغیرہم نے جابر سے انہوں نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے شہادت سے پہلے کہا میں فرمایا کہ میرے بعد جناب رسولِ خدا نے مجھ سے فرمایا کہ اے فرزندِ تم کو عراق کی جانب اشتیاءے جائیں گے۔ اُس زمین پر جہاں انبیاء اور اوصیاء نے ایک دوسرے سے ملاقات کی ہے یا کریں گے اُس زمین کو تمہارا کہتے ہیں تم اُسی جگہ شہید ہو گے اور تمہارے اصحاب کی ایک جماعت تمہارے ساتھ شہید ہوگی۔ ان کو لوہے سے قتل ہونے اور زخم کھانے کی تکلیف و اذیت نہ پہنچے گی جس طرح خداوندِ عالم نے جناب ابراہیمؑ پر آگ کو سرد اور باعثِ سلامتی قرار دیا تھا۔ اسی طرح جنگ کی آگ تم پر اور تمہارے اصحاب پر سرد اور سلامتی کا سبب ہوگی۔ لہذا تم کو خوشخبری ہو اور تم خوش رہو۔ کیونکہ ہم اپنے پیغمبر کے پاس جاتے ہیں اور اس عالم میں اتنی مدت تک رہیں گے جس قدر خدا چاہے گا۔ لہذا جب زمین شکافتہ ہوگی تو سب سے پہلے جو شخص زمین سے باہر آئے گا میں ہوں گا۔ اور میرا باہر آنا امیر المومنین کے باہر آنے کے موافق ہوگا۔ اور ہمارے قائم کا قیام تو اُس وقت خداوندِ تعالیٰ کی جانب سے آسمان سے وہ کردہ جبریل و میکائیل

مجله

حکومت خاندان رسالت

فکری، سیاسی، اجتماعی



ولی العصر ترست

فرمانِ رحمت

رحمت کا فرمان بھی، ظہور کے فرمان کی طرح خداوند تعالیٰ کی طرف سے موجود ہے۔
کہ خالص مومنین جو سالہا سال اس جہان میں زندگی گزار کر چلے گئے ہیں قیامت سے پہلے
اس دنیا میں پلٹ کر آئیں گے تاکہ خداوند کریم کی قدرت کا جلوہ حکومتِ حق کے زمانے
میں حضرت امام ہدیٰ آخر الزمان علیہ السلام کے ذریعے دیکھیں۔

امام ہدیٰ آخر الزمان علیہ السلام کی حکومت کے دور میں اہل بیت رسول اکرم
کے خالص دوست دنیا میں پلٹ کر آئیں گے تاکہ اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کریں کہ
اُن کے دشمنوں سے کس طرح انتقام لیا جاتا ہے جن لوگوں نے محسنِ شہید ابنِ فاطمہ
کے لیے عمر بھر گریہ و زاری کی وہ قدرتِ الہی کی طرف سے لیے جانے والے انتقام
پر شاہد ہوں کہ دشمنانِ حضرت فاطمہؑ از ہرادرے خونِ محسن کا کیسے انتقام لیا جاتا ہے
اور اسی طرح تاریخِ دنیا میں جتنا ناحق خون گرایا گیا۔ اس کا بدلہ ان ظالموں بستم گاروں
سے لیا جائے گا۔

بائبل کے ماننے والے بائبل کا انتقام لینے کے موقع پر موجود ہو کر دیکھیں کہ قابیل
اور قابیل کے ماننے والوں سے اللہ تعالیٰ کس طرح انتقام لیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام خالص مومنین جو مظلومانہ زندگی بسر کر کے دنیا سے چلے گئے تھے وہ دنیا میں لوٹیں گے تاکہ ان کا انتقام اور ان کا حق منافقوں، ظالموں، تجاذز گردوں سے لیا جائے۔

”رجعت“ کے متعلق خداوند کریم کا فرمان ہے کہ خدا ہی غنی کئی شئی قویٰ خیر ہے جو مردہ لوگوں کو جن کی ہڈیاں اور گوشت گل شرچکا ہو گا ایک نئی زندگی عطا کرے گا اور دنیا میں لوٹائے گا تاکہ اس شکوہ مند جہان کا نظارہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا اور کون سی طاقت ہے جو ان مردوں کو نئی زندگی عطا کرے۔

”رجعت“ تمام روئے زمین پر بدلہ کے لیے عدل و انصاف ظاہر ہو گا۔ ہزاروں انسان جو زیر زمین دفن ہو چکے ہیں۔ صرف ایک فرمان الہی سے انہیں زندگی مل جائے گی عدالت الہی میں مقدمہ کے لیے عمومی طور پر شریک ہوں گے تاکہ مظلوم کا حق بدلہ جب ظالم سے لیا جائے تو اس وقت وہ خود بھی معنی گواہ بن کر موجود ہوں۔

جب قادر مطلق کا زمانہ دیکھیں تو اس کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی کو چوں چوں کی گنجائش نہیں رہتی اس لیے قادر مطلق نے اسی جہان کو عدم وجود میں نبشتا اور روزِ محشر نام غنوق جہان کو اپنی بدگاہ میں اکٹھا فر کرے گا۔ جو اتنی قدرت کا ملکہ کا مالک ہے اس کے لیے کون سی چیز مانع ہے اگر وہ

انتقال کردہ لوگوں میں سے بعض کو اس دنیا میں لوٹائے۔ تاکہ اپنی دیرینہ خواہش کو پورا ہو تا دیکھیں اور حکومتِ حق کی لذت سے بہرہ مند ہوں۔ صحیح حکومتِ اسلامی کے سامنے میں کچھ مدت زندگی بسر کریں۔ اور بعض خون آشام ستم گاروں کو دنیا میں رکھیں تاکہ محرومین کا حق ان سے لیا جائے نیز دوسروں کے لیے باعثِ عبرت ہو اور تو اس کے لیے مشکل نہیں ہے، اشعل ہدایت، مدائے عدالت، حضرت علیؑ امیر مومنان دنیا میں واپس لوٹائے جائیں گے تاکہ ان کی قدر و منزلت سے آشنائی ہو جائے۔

سید الشہداء کشتی نجات کے سالار حضرت امام حسینؑ کو ٹایا جانے کا تخت
حکومت الہیہ پر تکبیر نشین ہوں گے تاکہ کربلا میں خون ناحق نہ گرا سکے والوں، اُمد و بدر کے
مقتولوں فیست کبریٰ تک یہ گناہ مقتولوں کا بدلہ انتقام لیتے وقت، یعنی شاہدین
کو قدرت الہیہ کا انصاف ملاحظہ فرمائیں۔

قادر مطلق، خالق کائنات کا فرمان رجعت صادر ہوگا تو وہ تمام لوگ جن کے
بارے میں قلم قضا سے لوح تقدیر پر لکھا گیا ہے کہ اس دنیا میں پلٹیں لوٹیں گے اور
مصلح غیبی کی حکومت پر کاد دنیا پر مشاہدہ کریں گے۔

اب دلائل رجعت کے بارے میں قرآن پاک سے پیش کیے جائیں گے۔
فرمان امام ہدثی آخر الزمان،

ہمارا علم تمہارے تمام حالات	فَاتَا يُحِيطُ جَمْعُنَا
کو احاطہ کیے ہوئے ہے۔	بِأَمْنٍ رَّحْمَتُكَ وَ
تمہارے احوال سے کوئی چیز	لَا يَعْزُبُ عَنَّا
ہمارے لیے پوشیدہ نہیں	شَيْءٌ مِّنْ أَعْيَارِكُمْ
ہے۔	

قرآن اور حدیث
کی روشنی میں

راحت



لَتَهْمَزَانِ خَالٍ
بَيْنِي وَ بَيْنَهُ الْمَوْتُ
الَّذِي جَعَلَهُ عَلَى
عِبَادَتِهِ مَلْطَبٌ
فَخَرَجَنِي مِنْ قَرْيَةٍ
مُؤْتَمِرًا لِقَوْمٍ شَاهِدِينَ
سَيُفْلِحُ مَجْرِدٌ فَكَلِمَاتٍ
مُنْبِئِيكَ دَنُودٌ لِيَا
فِي الْغَايَةِ وَالْبَادِيَةِ

خط و کتابت: علامہ

ایضاً شائع: المہدی

۲۰ ۱۹۹۶

کی جیسی یہ جسم ملائی دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ رسولوں میں بنی اسرائیل کی رحمت کا ذکر کیا گیا ہے انتصار کے مد نظر بعض کا ذکر کرتے ہیں:

(۱) رسول اللہ ﷺ اور آل رسول ﷺ کی رحمت

☆ ابو خالد کا بی نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے اس آیت کریمہ:

إِنَّ إِلَهِي قَدْ خَصَّ عَبْدَكَ الْفَرَّادَ لَمْ أَفَكْ إِلَى مَقَادِرِ
فَأَلْ تَوَجَّعُ إِلَيْكَ تَهْنِئَةً وَ
أَمْرًا لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْإِيمَانُ عَلَيْهِمُ السَّلَامَةُ
جس نے پتہ پتہ ذکر کیا کہ یہ نازل کیا ہے آپ کو دایں
اُسے کی جگہ دایں لائے گا۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا:

تمہارے نبی اکرم ﷺ امیر المؤمنین علیہ السلام اور ائمہ مجسم
کی رحمت ہوگی۔

☆ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

سورہ قصص، آجہ ۸۵

تفسیر فی ج ۲ ص ۱۲۴ بحوالہ تفسیر ج ۲۲ ص ۹۹ ج ۵۳

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَبْدُ اللَّهِ ﷺ
یقیناً حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت مسیح علیہ السلام کی
رحمت ہوگی۔

☆ مسیح بن یحییٰ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی
ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

أَقُولُ مَنْ يَتَوَجَّعُ إِلَى النَّبِيِّ الْمُتَمَلِّقِ ابْنِ عَلِيٍّ
عَلَيْهِمُ السَّلَامَةُ

سب سے پہلے حضرت امام حسین علیہ السلام کی اس دنیا میں
رحمت ہوگی۔

(۲) انبیاء اور اوصیاء علیہم السلام کی رحمت

☆ جمیل بن دراج نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت
کے بارے میں دریافت کیا

إِنَّا لَنَنْتَظِرُ رُسُلَكَ وَبَيْنَ أَمْثَلٍ فِي الْحَيَاةِ
النَّبِيِّ وَبَيْنَ نَفْسِهِ لَأَكْثَرُ

بحوالہ اور ج ۵۳ ص ۳۹ ج ۴

تفسیر صراط الہدایت، ص ۲۳ بحوالہ اور ج ۵۳ ص ۳۹ ج ۱۹

۳۰

یقیناً ہر آپ رسول کی اور صاحبان ایمان کی اس
زندگانی دنیا میں اور روز قیامت ضرور بالضرور مدد کریں
گے۔

فَلْيَدْعُ بِوَسْطِ الرَّحْمَةِ الْعَبِيدِ
بَشَرًا وَنَفْسًا وَبِالْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ
بَعْدَهُمْ قَسْبًا وَنَفْسًا وَدِينًا
فرمایا خدا کی قسم یہ رحمت کے وقت ہو گا کہ تم کو
کس مظلوم اس دنیا میں اور ایمان کی نصرت و مددائیں کی
جی بلکہ ان کو قتل کیا گیا اسی طرح ان کے بعد کے
اماموں کو بھی قتل کیا گیا اور ان کی نصرت و مددائیں کی
جی سب یہ سلام رحمت میں ہو گا۔

یعنی انبیاء اور اوصیاء علیہم السلام رحمت کے وقت دوبارہ زندہ کئے جائیں
گے صرف دوبارہ زندہ کئے جائیں گے بلکہ ان کی نصرت و مدد بھی کی جائے
گی اس آیت میں دو جگہ خدا نے نصرت و مدد کا وعدہ کیا ہے ایک اس دنیا
میں۔ فی الْحَيَاةِ الدُّنْيَا۔ اس زندگانی دنیا میں اور دوسرے۔ بَعْدَهُمْ
بِقَوْلِهِ الْأَشْهَادُ۔ جس دن گواہوں کو اٹھایا جائے گا یعنی روز قیامت۔

سورہ آل عمران، آجہ ۸۱

تفسیر فی ج ۲ ص ۱۲۴ بحوالہ تفسیر ج ۲۲ ص ۹۹ ج ۵۳

۳۱

قیامت کا وعدہ تو روز قیامت میں پورا ہو گا پہلے اس دنیا کا وعدہ تو پورا ہو۔
خداوند عالم ہرگز وعدہ خلاف نہیں ہے لہذا القیامت سے پہلے اس دنیا میں انبیاء
اور رسولوں سے کیا گیا وعدہ ضرور بالضرور پورا کرے گا اس وعدہ وفا کی کے
سے رحمت ہوگی۔

☆ عید اللہ بن مسکان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے قرآن
کریم کی اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

وَأَلَّا تَحْذَرُ اللَّهَ مِتَّحَالِ الْبَشَرِ لَنَا أَتَيْنُكَ
بِكِتَابٍ وَحَكْمَةٍ فَجَاءَكَ رُسُلٌ مُصْطَفَيْنَ
مَعَكَ لِنُؤْمِنَ بِهِ وَنُسْطَرَّ بِهِ

اور جب خداوند عالم سے انبیاء سے یہ وعدہ پیمان یا تم کو ہم
نے جو کتاب اور حکمت ملائی ہے پھر تمہارے پاس ایک
رسول ﷺ آئے جو تمہارے پاس موجود چیزوں کی
تصدیق کرے جو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور
بالضرور اس کی مدد کرنا۔

قَالَ مَا تَقْرَأُ اللَّهُ قَبْلُ مَا مِنْ لَكَ أَقْدَرُ إِلَّا
تَوَجَّعُ إِلَى النَّبِيِّ الْمُتَمَلِّقِ ابْنِ عَلِيٍّ
عَلَيْهِمُ السَّلَامَةُ

سورہ آل عمران، آجہ ۸۱

۳۲

باب الاعتقاد

فی الرجعة

قال الشيخ ابو جعفر اعتقادنا في
الرجعة انها حق وقد قال الله
عز وجل في كتابه العزيز الم
توالى الذين خرجوا من ديارهم
وهم الواف حذر الموت فقال
لهم الله موتوا ثم احياهم

اٹھارہواں باب

رجعت کے متعلق عقیدہ

جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ رجعت کے متعلق
ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ وہ برحق ہے جیسا کہ خداوند عالم
اپنی کتاب عزیز میں فرماتا ہے: کیا تم نے ان لوگوں کی
طرف نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے
ڈر سے اپنے گھروں سے نکل پڑے۔ خدا نے انھیں حکم دیا کہ
تم مرجاؤ (جب وہ مر چکے تو) پھر انھیں زندہ کیا (بقرہ: ۲۲۳)

اٹھارہواں باب

عقیدہ رجعت کا بیان

اگرچہ حضرت مصنف علام نے رجعت کے موضوع پر اس قدر جامع تبصرہ فرما دیا ہے جو ایک
چشم بصیرت رکھنے والے طالب حق کے لیے کافی و وافی ہے لیکن مومنین کی مزید جلا کے ایمان کی
خاطر اس کی بعض تفصیل ذکر کی جاتی ہیں اور اس بارے میں حضرات مشککین کے شکوک و شبہات
زائل کر کے ان کی تسکین قلب کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔

مفہوم رجعت کی تعیین اور اس کا ضروریات مذہب سے ہونا

رجعت کا مطلب یہ ہے کہ جب حضرت امام عصر علیہ السلام کا ظہور السرور ہوگا تو اس
وقت جناب رسول خدا ﷺ، بعض دیگر انبیاء علیہم السلام، تمام با بعض ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم
اجمعین، کامل مومنین اور بعض کفار و منافقین بھی دوبارہ دایر دنیا میں بھیجے جائیں گے تاکہ اہل بیت نبوت
دنیا میں شہنشاہی کریں۔ اور انبیاء و ائمہ کے ظالموں اور قاتلوں سے اخروی عذاب و عقاب سے پہلے
انتقام لیا جاسکے۔ چنانچہ ارشاد قدرت ہے:

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ (سورة السجدة: ۲۱)

ہم ان لوگوں کو بڑے عذاب سے قبل چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

سب سے پہلے امام مہدی کی بیعت حضور کریں گے اور بعد میں حضرت علیؑ

امام محمد باقرؑ سے نعمانی روایت کرتا ہے کہ جب قائم آل محمد یعنی امام مہدی تشریف لائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعہ ان کی مدد کرے گا اور سب سے پہلے ان کی بیعت حضور کریں گے اور ان کے بعد حضرت علی المرتضیٰؑ

شیخ طوسی و نعمانی نے امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ امام مہدی کے ظہور کی علامات میں سے ایک یہ ہوگئی کہ وہ نیک جسم سورج کی نگاہ سے سانسے تشریف لائیں گے اور ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ یہ امیر المؤمنین ہیں اور اس لیے تشریف لائے ہیں تاکہ ظلم کرنے والوں کو ہلاک کریں

حق المیقین ص ۵۵

وقت قیام قائم آل محمد ﷺ بشود در جمادی الآخر وہ روز از ماہ رجب یازنی یارو کہ خلاقی سئل آن را تدبیر باشند، پس بروایت خدا بہ آن یاران گوشنہای مؤمنان و بدنہای ایشان را در قبرہای ایشان و گویا نظر می کند بہ سوی ایشان کہ آیند از جانب قبیلۃ جہنہ و خاک قبر را از سرہای خود افشانند^(۱).

و ایضاً از آن حضرت روایت کردہ است کہ: بیرون می آید یا قائم از پشت کوفہ یعنی نجف اشرف بہست و عفت نظر یا پانزدہ نفر از قوم موسی از آنہا کہ حق تعالی فرمودہ است کہ: «عدالت می کردند بہ حق و بہ حق عدالت می کردند»^(۲) و عفت نظر از اصحاب کھف و یوشع بن نون و سلمان و ابوذر و جابر انصاری و مقداد و صالح اشقر، پس در پیش روی آن حضرت خواهند بود و یاوران و حاکمان او خواهند بود^(۳) و عیاشی نیز این حدیث را روایت کردہ است^(۴).

و نعمانی روایت کردہ است از حضرت امام محمد باقر ﷺ کہ: چون قائم آل محمد ﷺ بیرون آید خدا او را یاری کند بہ ملائکہ، و اول کسی کہ با او بیعت کند محمد باشد و بعد از آن علی^(۵).

و شیخ طوسی و نعمانی از حضرت امام رضا ﷺ روایت کردہ اند کہ از علامات ظہور

و نعمانی روایت کردہ است از حضرت امام محمد باقر ﷺ کہ: چون قائم آل محمد ﷺ بیرون آید خدا او را یاری کند بہ ملائکہ، و اول کسی کہ با او بیعت کند محمد باشد و بعد از آن علی^(۵).

و شیخ طوسی و نعمانی از حضرت امام رضا ﷺ روایت کردہ اند کہ: از علامات ظہور حضرت قائم آن است کہ بدن برہنہ در پیش قرص آفتاب ظاہر خواہد شد و منادی ندا خواہد کرد کہ: این امیر المؤمنین است برگشتہ است کہ ظالمان را ہلاک کند^(۶).

حق المیقین

محمد باقر
سید

لام مہدی باطل کو بھگا کر حق کو ظاہر کریں گئے اور حضرت ابو بکرؓ عمرؓ فرعونؓ پہلے ان ہیں (معاذ اللہ)

لام مہدی کے تحریک لانے کے بعد ہم انہیں ان کے دشمنوں پر قابض حلقہ کریں گے تاکہ ان سے بدلہ لے سکیں لہذا ان آیات کی تائید اسی طرح ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان اہل بیت پر احسان کریں جن کو زمین میں گمراہ کر دیا گیا اور ہم ان کو لام بنائیں اور زمین کا وارث بنائیں کیونکہ زمین کی بادشاہی انہی کے لیے مسلم ہے اور انہیں اللہ اور زمین پر قدرت عطا کریں تاکہ باطل کو ہٹا کر حق کو ظاہر کریں اور فرعون دہقان یعنی جناب ابو بکر اور جناب عمر اور ان کے ساتھیوں کو بتائیں کہ تم وہ لوگ ہو جنہوں نے آل محمد کے حقوق غصب کیے اور انہیں قتل و سزا کے خوف سے ڈراتے رہے

پنهان خواهیم کرد و از فراغت زمان خود او را مستور خواهیم گردانید و در رجعت ایشان را بر دشمنان ایشان غالب خواهیم کرد که انتقام خود را از ایشان بکشند.

پس تاویل آیات چنین است: «دومی خواهیم که متب گذاریم هر آنها که ایشان را

شیخ رشید

میں نے دیکھا ہے۔

٧ - الشهر فسي ٢٢/٢

صعب گردانید مانند در زمینی که اهل بیت رسالت است، و بگردانیم ایشان را امامان و بگردانیم ایشان را وارثان زمین که پادشاهی روی زمین برای ایشان مسلم گردد. و تمکن و اقتدار بدهیم ایشان را در زمین که باطل را براندارد و حق را ظاهر گردانند، و بهمانیم به فرعون و هامان (یعنی ابابکر و عمر) و لشکرهاى ایشان، و اینها باند که غصب حق آل محمد کردند: **(مِنْهُمْ)** یحیی از آل محمد آنچه حذر می کردند از کشتن و عذاب.

صاحب گردانید جانده در رمس که اهل بیت رسالتانده. و پسر دانهیم ایشان را امامان و پسر دانهیم ایشان را وارثان رمس که پادشاهی روی رمس برای ایشان مسلم گردد. و تمکن و اقتدار بدیم ایشان را در رمس که باطل را براندارند و حق را ظاهر گردانند. و بهمانیم به فرعون و هامان (همی ابابکر و عمر) و لشکرهای ایشان. و ابناهند که صاحب حق آل محمد گردند ﴿مِنْهُمْ﴾ پنی از آل محمد آنچه حذر می کردید از کشتن و عذاب»

و همچنین حضرت امام حسین علیه السلام و اصحاب او را زنده کنند و کشتگان ایشان را نیز زنده کنند تا انتقام از ایشان بگیرند، چنانکه قطب راوندی و دیگران از جابر از امام محمد باقر علیه السلام روایت کرده است که: حضرت امام حسین علیه السلام در صحرای کربلا پیش از شهادت فرمود که: هدم رسول خدا صلی الله علیه و آله به من گفت که: ای فرزند! تو راه سوی عراق خواهی برد در زمینی که پیغمبران و اوصیای ایشان در آنجا ملاقات یکدیگر کرده اند یا خواهند.

مسلمان شیعوں کے بارہویں امام پر کیوں لعنت کرتے ہیں

یہ میرے جد بزرگ رسول ﷺ کی قبر ہے لوگ کہیں گے ہاں اے محمد و آل محمد حضرت پھر فرمائیں گے یہ کون ہیں جو ان کے پاس دفن کئے گئے ہیں لوگ کہیں گے کہ ان کے مصاحب اور خواب **خلیفہ اول و دوم** ہیں حضرت لوگوں کے سامنے مصلحت پوچھیں گے کہ اول کون ہیں اور دوم کون ہیں اور کس سبب سے تمام خلائق میں سے ان کو میرے جد کے پاس دفن کیا گیا ممکن ہے کوئی دوسرے ہوں جو اس جگہ دفن کئے گئے ہوں لوگ کہیں گے اے محمد و آل محمد ان کے سوا کوئی اس جگہ نہیں دفن ہوا ہے ان کو اس لیے اس جگہ دفن کیا گیا کہ رسول ﷺ کے خلیفہ اور ان کی بیویوں کے باپ تھے۔ پھر تین روز کے بعد حکم دیں گے دیوار کو توڑ دو اور دونوں کو قبر سے باہر نکالو غرض دونوں کو تیار بدن کے ساتھ اسی شکل و صورت سے جو رکھے ہوں گے باہر نکالیں گے پھر حضرت فرمائیں گے ان کے کفن طبعہ کر دیئے جائیں تو ان کے کفن کچھ لیے جائیں گے پھر ان کو ایک خشک درخت پر لٹکا دیں گے

اس وقت احسان خلق کے لیے وہ درخت سبز ہو جائے گا

علامہ اتر علی بن الحسین جلد 2 صفحہ 34

وہ اپنے جد بزرگ رسول کی قبر کے پاس پہنچیں گے بولیں گے اے لڑکا! یہ میرے جد بزرگ رسول کی قبر کی قبر ہے۔ لوگ کہیں گے کہ ان اے محمد و آل محمد حضرت پھر فرمائیں گے کہ یہ کون ہیں جو ان کے پاس دفن کئے گئے ہیں۔ لوگ کہیں گے کہ ان کے مصاحب اور خواب **خلیفہ اول و دوم** ہیں۔ حضرت لوگوں کے سامنے مصلحت پوچھیں گے کہ اول کون ہیں اور دوم کون ہیں اور کس سبب سے تمام خلائق میں سے ان کو میرے جد کے پاس دفن کیا گیا ممکن ہے کوئی دوسرے ہوں جو اس جگہ دفن کئے گئے ہوں۔ لوگ کہیں گے کہ اے محمد و آل محمد ان کے سوا کوئی اس جگہ نہیں دفن ہوا ہے۔ ان کو اس لیے اس جگہ دفن کیا گیا ہے کہ رسول خدا کے خلیفہ اور ان کی بیویوں کے باپ تھے۔ تو حضرت فرمائیں گے کیا کوئی ہے جو اگر ان کو دیکھے تو پتھریاں گے، لوگ کہیں گے کہ ان کو ہم ان کے اوصاف سے پہچان لیں گے۔ پھر حضرت فرمائیں گے کہ آیا کوئی ہے جس کو کچھ شک ہو کہ وہ اسی جگہ دفن ہوئے ہیں لوگ کہیں گے کہ نہیں کسی کو اس میں شک نہیں۔ پھر تین روز کے بعد حکم دیں گے کہ دیوار کو توڑ دو اور دونوں کو قبر سے باہر نکالو۔ غرض دونوں کو تیار بدن کے ساتھ ان کی صورت سے جو رکھے ہوئے باہر نکالیں گے۔ پھر حضرت فرمائیں گے کہ ان کے کفن طبعہ کر دیئے جائیں تو ان کے کفن کچھ لیے جائیں گے۔ پھر ان کو ایک خشک درخت پر لٹکا دیں گے اس وقت احسان خلق کے لیے وہ درخت سبز ہو جائے گا۔ اس میں خائیں بند ہوں گی چٹیاں نکل آئیں گی۔ اس وقت وہ گزہ جو ان کی محبت رکھتا تھا کہہ گا کہ یہ ہے خدا کی قسم شرف و بزرگی اور ہم ان کی محبت میں کامیاب ہوتے۔ جب یہ خبر منتشر ہوگی تو جس کے دل میں راز کے باہر ان کی محبت ہوگی وہاں حاضر ہوگا۔ اس وقت حضرت قائمؑ بارگاہ عالم سے مناد ہوگا کہ لا خیر فیہم الا اللہ

حق النقیین

ShahZad

مسلمان شیعوں کے بارہویں امام پر کیوں لعنت کرتے ہیں

اور ابن بابویہ اور برقی نے بسند معتبر امام باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت قائم آل محمد ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہؓ کو زندہ کریں گے اور اُن پر حد جاری کریں گے اور جناب فاطمہؓ کا انتقام لیں گے

ماہر مجلس حیات القلوب جلد 2 صفحہ 901، جلد اول جلد 12 صفحہ 26، حیات القلوب جلد 2 صفحہ 18

پیشروں باب حضرت عائشہؓ کے حالات

901

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم

شیخ طوسی و سید ابن طاووس نے بسند معتبر حضرت امیر المؤمنین سے روایت کی ہے۔ وہ حضرت فرماتے ہیں کہ ایک روز میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ابو بکر و عمر و اہل موجود تھے۔ میں بھی آنحضرتؐ کے اور عائشہؓ کے درمیان بیٹھ گیا۔ عائشہؓ نے کہا میری اود آنحضرتؐ کی گود کے سوا کہیں اود جگہ نہ تھی۔ حضرتؐ نے فرمایا خاموش اسے عائشہؓ علیؓ کے بارے میں مجھے اذیت مت دو۔ بے شبہ وہ آخرت میں میرا بھائی ہے اور رسول کا امیر ہے۔ حق تعالیٰ اس کو روز قیامت صراط پر بھیجے گا اور وہ اپنے دوستوں کو بہشت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں داخل کریں گے۔

ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ تین اشخاص میں جنہوں نے جناب رسول خداؐ پر جھوٹ بہت باندھا ہے۔ ابوہریرہؓ، انس بن مالک اور عائشہؓ۔ اور ابن بابویہ اور برقی نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت قائم آل محمد ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہؓ کو زندہ کریں گے اور اُن پر حد جاری کریں گے اور جناب فاطمہؓ کا انتقام لیں گے۔ راوی نے پوچھا میں آپ پر نذا ہوں اُن پر کس سبب سے حد جاری کریں گے۔ امامؑ نے فرمایا کہ ماؤ یا براہیمؑ پر جو افترا کی تھی۔ راوی نے پوچھا کہ خود آنحضرتؐ نے اُن پر کیوں نہ حد جاری فرمائی اور خدا نے قائم آل محمد تک ملوثی کیا۔ حضرتؐ نے فرمایا اس لیے کہ حق تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے اور حضرت قائم المنتظر کو انتقام لینے کے لیے بھیجے گا۔



کے درمیان واقع ہو گا اس پر کس قدر تعجب ہو جائے تعجب ہے۔ یہ سن کر ایک مرد شریف انھیں نے
 پوچھا کہ کیا تعجب ہے جو آپ فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ تعجب نہ کروں اس سے کہ چند
 غریب زلفہ ہوں گے اور غلامانہ زندگی کے سروں پر رہیں گے۔ اس خدا کی قسم جس نے دار کو
 حاکم کیا اور سبز باہر نکالا اور ملائکہ کو پیدا کیا گویا میں دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ کڑے ہاتھوں
 میں پھنسے ہیں اور برہنہ شمشیر اپنے کانوں پر رکھے ہوئے ہیں اور غلامانہ زندگی اور غلاموں
 کے دشمنوں کے سروں پر رہتے ہیں۔ یہ ہے اس آیت کے معنی جو خدا نے فرمایا ہے کہ یا
 ایہا الذین آمنوا لا تقولوا قوما غضب اللہ علیہم قدر لسطوان الاخوان کما یستلکھار
 من اصحاب القیوس۔ اسے مومنو! اس قوم سے دوستی مت کرو جو میرے غضب فرمایا
 ہے۔ بیشک وہ لوگ آخرت سے نا امید ہو گئے ہیں جس طرح اہل قہر میں گناہ زنا اٹھ رہے ہیں۔
 ابی ہریرہؓ نے اصل انشراح میں روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ فرمایا کہ جب ہمارے
 قائم علیؑ ہوں گے عاتشہ کو زلفہ کرے گا تاکہ اس پر حد جاری کرے اور عاتشہ کا انتقام لے
 اور شیخ مفید نے ارشاد میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب آل محمدؑ
 کے قائم کا قیام باہر جاری الاخر میں ہو گا۔ اور وہ جب کے دس روز میں ایسی بارش ہوگی کہ دنیا
 والوں نے کبھی دیکھی ہوگی۔ پھر خداوند بزرگ و برتر اس بارش سے مومنین کے گوشتوں میں
 کھان کی قبروں میں پیدا کرے گا۔ گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ قبیلہ بنیہ کی جانب سے نکلیں
 قبر اپنے سروں سے بھاڑتے ہوئے آ رہے ہیں۔ نیز انہیں حضرت سے روایت کی ہے کہ حضرت
 قائمؑ کے ساتھ پشت کو زمین خف اشراف سے تائیں اور حضرت کوئی کی قوم سے ہونے
 افراد میں سے ہوں گے جو میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ حق کے ساتھ ہدایت کرتے تھے۔
 اور حق کے ساتھ عدالت کرتے تھے اور سات افراد اصحاب کتب سے اور شیخ بن ابی ہریرہؓ
 سلمان اور جابر بن عبد اللہ انصاری اور مقداد اور ابی اسحق آئیں گے اور تمام غلامانہ خدا
 ان حضرت کے ساتھ ہوں گے اور آپ کے مکار اور حاکم بنیہ لوگوں پر کھپ کی جانب سے
 حاکم ہوں گے۔ حیاشی نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور نعمانی نے روایت کی ہے کہ حضرت
 امام محمد باقرؑ نے فرمایا جب قائم آل محمدؑ علیہم السلام ظاہر ہوں گے۔ خدا ان کی طرف سے مدد کرے گا
 اور سب سے پہلے جو شخص ان کی بیعت کرے گا ان کو ہمارے ہوں گے ان کے بعد ملے ہوں گے۔
 (کنز الدقائق) امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت قائمؑ
 اور شیخ موسیٰ اور نعمانی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت قائمؑ
 کے ظہور کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ حضرت برہنہ بدن قرص آفتاب کے سامنے ظاہر

اردو ترجمہ حق الیقین

جلد دوم

مصنف

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجم

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علیہ السلامی

(پاکستان)

سجاد الاخوار



مجلد

حضرت امام رضا (ع)

جلد اول

جلد اول

جلد اول

جلد اول

جلد اول

جلد اول

جلد اول

جلد اول

اُسی جگہ غسل کیا اور وہ بہترین خطہ ہے جہاں سے حضرت رسول خداؐ نے معراج پائی اور اپنے اہل
 خیر و رحمت اُس جگہ ہمارے شیعوں کے لیے مہیا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت قائم ظاہر ہوں۔ فضل نے
 کہا اے میرے سید! پھر صاحب الامر دوبارہ کہاں متوجہ ہوں گے۔ فرمایا کہ میرے جد رسول خداؐ کے
 مدینہ کی جانب جب وہاں پہنچیں گے تو ان سے امر عجیب ظاہر ہوگا جو مومنین کی مُسرت شادمانی
 کا اور کافروں کی ذلت و خواری کا باعث ہوگا۔ مفضل نے پوچھا کہ وہ کون سا امر ہے۔ فرمایا کہ جب
 وہ اپنے جد بزرگوار کی قبر کے پاس پہنچیں گے تو کہیں گے اے لوگو! یہ میرے جد بزرگوار رسول خداؐ
 کی قبر ہے۔ لوگ کہیں گے کہ ہاں اے ہمدی آل محمدؐ۔ حضرت پھر فرمائیں گے کہ یہ کون ہیں جو اُن
 کے پاس دفن کئے گئے ہیں۔ لوگ کہیں گے کہ ان کے مصاحب اور بخواب خلیفہ اول و دوم
 ہیں۔ حضرت لوگوں کے سامنے مصلحت پوچھیں گے کہ اول کون ہیں اور دوم کون ہیں اور کس
 سے تمام خلافت میں سے ان کو میرے جد کے پاس دفن کیا گیا۔ ممکن ہے کوئی دوسرے ہوں جو
 اُس جگہ دفن کئے گئے ہوں۔ لوگ کہیں گے کہ اے ہمدی آل محمدؐ ان کے سوا کوئی اِس جگہ نہیں
 دفن ہوا ہے۔ ان کو اُس لیے اُس جگہ دفن کیا گیا ہے کہ رسول خداؐ کے خلیفہ اور ان کی بیویوں کے
 باپ تھے۔ تو حضرت فرمائیں گے کیا کوئی ہے جو اگر ان کو دیکھے تو پہچان لے، لوگ کہیں گے کہ ہاں
 ہم ان کے اوصاف سے پہچان لیں گے۔ پھر حضرت فرمائیں گے کہ آیا کوئی ہے جس کو کچھ شک ہو
 کہ وہ اسی جگہ دفن ہوئے ہیں لوگ کہیں گے کہ نہیں کسی کو اس میں شک نہیں۔ پھر تین روز کے
 بعد حکم دیں گے کہ دیوار کو توڑ دو اور دونوں کو قبر سے باہر نکالو۔ غرض دونوں کو تازہ بدن کے ساتھ
 اُسی شکل و صورت سے جو نکلتے ہوئے باہر نکالیں گے۔ پھر حضرت فرمائیں گے کہ ان کے کفن علیحدہ کر دیتے ہیں
 تو ان کے کفن کھینچ لیے جائیں گے۔ پھر ان کو ایک خشک درخت پر لٹکا دیں گے۔ اُس وقت
 امتحان غلتی کے لیے وہ درخت سبز ہو جائے گا۔ اُس میں شاخیں بلند ہوں گی پتیاں نکل آئیں گی۔
 اُس وقت وہ گروہ جو اُن کی محبت رکھتا تھا کہے گا کہ یہ ہے خدا کی قسم شرف و بزرگی اور ہم ان
 کی محبت میں کامیاب ہوئے۔ جب یہ خبر منتشر ہوگی تو جس کے دل میں رائی کے برابر ان کی محبت
 ہوگی وہاں حاضر ہوگا۔ اُس وقت حضرت قائمؑ کی جانب سے منادی ندا دے گا کہ جو شخص رسول
 خداؐ کے ان دونوں مصاحبوں کو دوست رکھتا ہو، لوگوں کے درمیان سے علیحدہ ہو کر ایک
 طرف کھڑا ہو جائے۔ اُن وقت وہ دونوں باہر نکالے جائیں گے۔

کے درمیان واقع ہوگا اُس پر کس قدر تعجب بلکہ بالکل تعجب ہے۔ یہ سن کر ایک مرد شرط الخمیس نے
 پوچھا کہ کیا تعجب ہے جو آپ فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ تعجب نہ کروں اس سے کہ چند
 مَرُوعے زندہ ہوں گے اور تلوار زندوں کے سروں پر ماریں گے۔ اُس خدا کی قسم جس نے دانہ کو
 ترگافہ کیا اور سبزہ باہر نکالا اور خلّاق کو پیدا کیا گویا میں دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ کوفہ کے بازاروں
 میں چلتے ہیں اور برہنہ شمشیریں اپنے کاندھوں پر رکھے ہوئے ہیں اور خدا اور رسولؐ اور مومنوں
 کے دشمنوں کے سروں پر مارتے ہیں۔ یہ ہے اُس آیت کے معنی جو خدا نے فرمایا ہے کہ یا
 ایہا الذین امنوا لا تقولوا قوما غضب اللہ علیہم قد لیسوا من الآخرۃ کما یشککون الکفار
 من اصحاب القبور۔ اے مومنو! اُس قوم سے دوستی مت کرو جن پر خدا نے غضب فرمایا
 ہے۔ بیشک وہ لوگ آخرت سے ناامید ہو گئے ہیں جس طرح اہل قبور میں کفار ناامید ہو گئے ہیں۔
 ابن ابیہ نے علل الشرائع میں روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب ہمارے
 قائم ظاہر ہوگا عائشہ کو زندہ کرے گا تاکہ اُس پر حد جاری کرے اور جناب فاطمہؑ کا انتقام لے
 اور شیخ مفید نے ارشاد میں حضرت امام صادقؑ علیہ السلام سے روایت کیا کہ جب ہمارے

وہ صاحب زمین ہے جس کے سبب سے زمین ساکن ہوتی ہے۔ میں نے عرض کی یا امیر المومنین بتائیے وہ کون ہے۔ فرمایا کہ اس اُمت کا صدیق اور فاروق ہے اور اس اُمت کا عالم ربانی اور ذوالقرنین ہے۔ میں نے پھر کہا کہ بیان فرمائیے کہ وہ کون ہے۔ فرمایا وہ ہے جس کی شان میں خدا نے فرمایا ہے ورتلوہ شاهد منہ اور فرمایا ہے۔ الذی عندک علم الکتاب اور فرمایا ہے۔ والذی جاء بالصدق وصدق به۔ اُس نے پیغمبر کی اُس وقت تصدیق کی جبکہ سب کافر تھے میں نے عرض کی یا امیر المومنین اُس کا نام بتائیے۔ فرمایا اسے ابی الطیفیل خدا کی قسم اگر میرے عام شیعوں کو میرے پاس تم لاؤ جو میری اطاعت کا اقرار کرتے ہیں اور مجھے امیر المومنین کے نام سے یاد کرتے ہیں اور میرے مخالفوں سے میرا جہاد حلال سمجھتے ہیں تو میں اُن میں سے بعض حدیثیں اُن آیتوں کی تاویل میں بیان کروں جو جانتا ہوں۔ وہ آیتیں جن کو خدا نے قرآن میں محمد پر نازل کیا ہے تو یقیناً سوائے اہل حق کے مختصر کردہ کے سب متفرق و پراگندہ ہو جائیں گے کیونکہ ہمارا معاملہ سخت ہے اور ہماری حدیثوں کو تسلیم کرنا دشوار ہے۔ اور سوائے ملک مقرب یا پیغمبر مرسل یا اُس بندہ مومن کے جس کے دل کا امتحان خدا نے لے لیا ہے۔ ان حدیثوں کو کوئی نہ پہچانے گا اور نہ اقرار کرے گا۔ اسے ابی الطیفیل جب رسول خدا نے دُنیا سے رحلت فرمائی سب کے سب متفرق، مرتد، پراگندہ اور گمراہ ہو گئے سوائے اُن لوگوں کے جن کو خدا نے ہم اہلبیت کی برکت سے محفوظ رکھا۔

اور منتخب البصائر میں سعد بن عبد اللہ سے اُس نے جابر جعفی سے اُس نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے۔ علی کی زمین میں اُن کے فرزند حسین کے ساتھ رجعت ہوگی۔ وہ حضرت علم لے ہوئے آئیں گے تاکہ بنی امیہ اور معاویہ اور آل معاویہ سے اور ہر اس شخص سے جس نے اُن حضرات سے جنگ کی ہوگی انتقام لیں۔ اس وقت خداوند عالم ان کے کوئی دوستوں اور مددگاروں کو اور تمام لوگوں میں سے ستر ہزار اشخاص کو زندہ کرے گا۔ حضرت اُن سے صفین میں پہلی مرتبہ کی طرح ملاقات کریں گے اور سب کو قتل کر دیں گے۔ اُن میں سے کوئی باقی نہ رہے گا۔ کہ کسی کو خبر کر سکے۔ پھر خداوند تعالیٰ بدترین عذاب میں فرعون اور آل فرعون کے ساتھ معذب فرمائے گا۔ پھر دوبارہ امیر المومنین رسول خدا کے ساتھ آئیں گے۔ وہ زمین پر خلیفہ ہوں گے اور سب ائمہ اطہار اطراف زمین میں آپ کے حامل ہوں گے تاکہ خدا کی عبادت آشکار و ظاہر بظاہر کی جائے جس طرح پہلے پوشیدہ طور سے عبادت کی جاتی تھی اور اُس سے زیادہ عبادت ہوگی۔ اور خداوند عالم اپنے پیغمبر کو تمام اہل دنیا پر بادشاہی عطا فرمائے گا۔ اُس دن سے جبکہ خدا نے دُنیا کو خلق فرمایا ہے۔ اُس روز تک جبکہ دوسروں کی سلطنت برطرف

مقاتلہ و جنگ کرے جو شخص اس امر کا اعتقاد رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا کہ عثمان مظلوم قتل ہوا تو اس کی ملاقات اللہ سے اس حال میں ہوگی کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا خواہ وہ دجال کے زمانے کو نہ پائے۔ ایک شخص نے عرض کیا، یا امیر المؤمنین! خواہ وہ دجال کے زمانے سے پہلے ہی مر جائے؟ آپ نے فرمایا: ہاں وہ دجال کے زمانے میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور قبر سے اٹھایا جائے گا اور وہ دجال پر ایمان لائے گا تو اس کو ذلیل کیا جائے گا۔

(منتخب السعائر)

(۹۳) جناب فاطمہ زہرا کا انتقام لیا جائیگا؟

ما جیلویہ نے اپنے چچا سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے محمد بن سیمان سے، انھوں نے داود بن نعمان سے، انھوں نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ "أما لو قد قام قائمنا لقد ردت اليه الحمير احق"

یجلبدها الحد وحتی ینتقم لابنة محمد فاطمة ۱۴ منها " الی آخر ما مرق فی باب سيرة ۴ (۱) حق الیقین حمید الداعی علیہ السلام ترجمہ: جب ہمارے امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو حمیر ان کے پاس لائی جائے گی، وہ اس پر حد جاری کریں گے اور فاطمہ بنت محمد کا اس سے انتقام لیں گے۔ . . . وغیرہ وغیرہ۔ (محل الشرائع)

حیات القلوب ج ۱ ص ۹۹ بحوالہ: تاریخ دستہ ہیز ص ۳۵۹ حق الیقین للبحرانی ج ۲ ص ۱۸۱

جمادی و رجب میں بارش

عبد الکریم ختمی نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے قال ۴: إذا آن قیام التمام مطر الناس جمادی الآخرة وعشرة أيام من رجب مطراً لم تر الخلاق مثله فینبت الله به لحوم المؤمنین وابد انهم فی قبورهم ، وكأقی أنظر الیهم مقبلین من قبل جهنمة ، ینقضون شعورهم من التراب۔

آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام کے ظہور کا وقت آئے گا تو جمادی الآخرة اور ماہ رجب کی دس تاریخ تک ایسی بارش ہوگی کہ ایسی بارش دنیائے کبھی

ماہ رجب میں بارش ہوگی کہ ایسی بارش دنیائے کبھی

شیخ طوسی و سید ابن طاووس نے بسند معتبر حضرت امیر المومنین سے روایت کی ہے۔ وہ حضرت فرماتے ہیں کہ ایک روز میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابو بکر و عمر و ہاں موجود تھے۔ میں بھی آنحضرت کے اور عائشہ کے درمیان بیٹھ گیا۔ عائشہ نے کہا میری اور آنحضرت کی گود کے سوا کہیں اور جگہ نہ تھی۔ حضرت نے فرمایا خاموش اسے عائشہ علی کے بارے میں مجھے اذیت مت دو۔ بے شبہ وہ آخرت میں میرا بھائی ہے اور مومنوں کا امیر ہے۔ حق تعالیٰ اس کو روز قیامت صراط پر بھائے گا اور وہ اپنے دوستوں کو بہشت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں داخل کریں گے۔

ابن ابویہ نے بسند معتبر حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ تین اشخاص ہیں جنہوں نے جناب رسول خدا پر جھوٹ بہت باندھا ہے۔ ابو ہریرہ، انس بن مالک اور عائشہ۔ اور ابن ابویہ اور برقی نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ جب حضرت قائم آل محمد ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہ کو زندہ کریں گے اور ان پر حد جاری کریں گے اور جناب فاطمہ کا انتقام لیں گے۔ راوی نے پوچھا میں آپ پر فدا ہوں ان پر کس سبب سے حد جاری کریں گے۔ امام نے فرمایا کہ مادرِ براہیم پر جو افراتفری تھی۔ راوی نے پوچھا کہ خود آنحضرت نے ان پر کیوں نہ حد جاری فرمائی اور خدا نے قائم آل محمد تک ملتوی کیا۔ حضرت نے فرمایا اس لیے کہ حق تعالیٰ نے آنحضرت کو رحمت بنا کر بھیجا ہے اور حضرت قائم المنتظر کو انتقام لینے کے لیے بھیجے گا۔

ابو ہریرہ، انس بن مالک اور عائشہ آنحضرت کی طرف بہت غلط حدیں منسوب کی ہیں۔